230

ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1159. Dated: 10th December, 2014. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Sher Ali Gorchani**, *Deputy Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, shall act as Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Rana Muhammad Iqbal Khan**, *Speaker*, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the Acting Governor.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

232

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکاخیز مواد پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکاخیز مواد پنجاب 2014، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) دھماکاخیز مواد پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

234

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا گیارھواں اجلاس

بدھ، 10-دسمبر 2014

(یوم الاربعاء، 17- صفر المظفر 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 48 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

أَوَلَمۡ يَسِيرُواْ
فِي ٱلۡأَرۡضِ فَيَنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ
وَكَانُوٓاْ أَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةٗۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعۡجِزَهُۥ مِن شَيۡءٖ
فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّهُۥ كَانَ عَلِيمٗا قَدِيرٗا ﴿٤٤﴾ وَلَوۡ
يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ ٱلنَّاسَ بِمَا كَسَبُواْ مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهۡرِهَا مِن دَآبَّةٖ
وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمۡ إِلَىٰٓ أَجَلٖ مُّسَمّٗىۖ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمۡ
فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِۦ بَصِيرَۢا ﴿٤٥﴾

سُوۡرَۃُ فَاطِر آیات 44 تا 45

کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے۔ وہ علم والا (اور) قدرت والا ہے (44) اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑنے لگتا تو روئے زمین پر ایک چلنے پھرنے والے کو نہ چھوڑتا لیکن وہ ان کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیئے جاتا ہے سو جب ان کا وقت آ جائے گا تو (ان کے اعمال کا بدلہ دے گا) اللہ تو اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے (45)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

درِ نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلافِ معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہوگا
جو دِل سے ہے مائلِ پیغمبر یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اُس بے نواء کے لب پر درُود ہوگا سلام ہوگا
کئے ہی جاؤں گا عرضِ مطلب ملے گا جب تک نہ دِل کا مطلب
نہ شامِ مطلب کی صبح ہوگی، نہ یہ فسانہ تمام ہوگا

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

اغواء ہونے والے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان کی بازیابی

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ایک بڑی importantچیز لانا چاہتا ہوں۔ پچھلے رمضان شریف میں ہمارے معزز ممبر رانا جمیل حسن خان صاحب اغواء ہوئے اور خدشات یہ تھے کہ طالبان نے اُنہیں اُٹھالیا ہے اور انہیں افغانستان کے بارڈر سے اُدھر لے جایا گیا ہے۔ حکومت تقریباً دو تین مہینے تو اپنی پوری کوشش کرتی رہی اُس کے بعد چیف منسٹر پنجاب نے یہ ذمہ داری مجھ پر سونپی اور مجھے کہا گیا کہ جس طرح سے بھی ہو میں رانا صاحب کو retrieve کروں۔ اس ایوان میں بات ہوئی تھی اور اسی platform پر کھڑے ہو کر میں نے جناب سپیکر اور پورے معزز ایوان کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اللہ کی مدد ہو تو میں اپنے معزز ممبر کو بازیاب کراؤں گا اور یہاں پر اس ایوان میں لے آؤں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے خود کل رات تقریباً ایک بجے رانا جمیل حسن خان صاحب کو اُن کے گھر اور حلقہ کے اندر بخیریت handover کر دیا ہے جہاں اُن کے حلقہ کی عوام اور اُن کی family اُن کا انتظار کر رہی تھی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں بڑے فریقین تھے جنہوں نے ہماری مدد کی۔ کچھ لوگ across the border افغانستان میں اور کچھ لوگ پاکستان میں ہیں۔ ان میں سے میں مولانا سمیع الحق صاحب، یوسف شاہ صاحب اور جماعت اسلامی کے پروفیسر ابراہیم صاحب کا خاص طور پر ذکر کروں گا جنہوں نے ہماری دن رات مدد کی ہے۔ احسان اللہ احسان گروپ اور قاری شکیل گروپ کے پاس رانا جمیل حسن خان صاحب تھے۔ جس علاقہ میں رانا صاحب تھے وہاں ایک sustain drone attack ہوا تھا اس کے بعد رانا جمیل صاحب کی کوئی خبر نہیں تھی۔ ہم نے افغانستان میں across the border بھی رابطے کئے لیکن ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی

تھی۔ میں نے وزیراعلیٰ کو بھی بتادیا تھا کہ ہم وہاں رابطہ میں تھے لیکن آج کل ان کی کوئی خبر نہیں مل رہی۔ وہ بات بالکل درست نکلی کہ جب کل میری رانا جمیل صاحب سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ جہاں مجھے قید میں رکھا گیا تھا وہاں پر بالکل ڈرون حملہ ہوا ہے اور وہاں بڑی تباہی ہوئی تھی کافی لوگ مر گئے تھے۔ ان پر بھی چھتیں گری ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی کو بچاتا ہے اور نیتیں صاف ہوتی ہیں تو انہیں خراش بھی نہیں آئی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ اپنے گھر پہنچ گئے ہیں۔ ان کی وزیراعلیٰ پنجاب سے بھی بات ہو گئی ہے۔ گورنر خیبرپختونخوا نے ان کے لئے کل ناشتے کا انتظام کیا تھا وہاں انہوں نے ناشتا کیا۔ میری کل جب ان سے بات ہوئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ انشاء اللہ ایک دو دن میں، میں ایوان میں بھی حاضری دوں گا۔ میں نے یہ ضروری سمجھا کہ میں یہ بات اپنے تمام معزز ممبران اور آپ کو بتادوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! میں آپ کو اور رانا جمیل صاحب کو بھی ایوان کی طرف سے اور اپنی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 90 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے ایوان میں آنے تک اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سوال پہلے بھی ایوان میں آ چکا ہے۔ اس پر بات چیت بھی ہوئی تھی ان کی طرف سے objections and observations بھی تھیں۔ ان میں سے کچھ ٹھیک تھیں اور کچھ یہاں پر لاگو نہیں ہونی تھیں۔ اس کا جواب تیار ہے۔ معزز ممبر جب اسمبلی میں آئیں گے تو ان کو جواب دے دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ وہ جب آئیں گے تو اسے لے لیں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 7۔مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

ضلع لاہور: ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*171: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری سے مئی 2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانہ کی حدود میں درج ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے بے گناہ افراد قتل ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان وارداتوں میں کتنی رقم اور دیگر کون کون سا سامان لوٹا گیا ہے؟

(د) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتاجات بتائیں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بروئے رپورٹ جملہ SDPO صاحبان عرصہ ہذا کے دوران ڈکیتی/رابری مع قتل کی چار وارداتیں ہوئیں۔ یہ وارداتیں تھانہ سول لائن، ریس کورس اور پرانی انار کلی کی حدود میں سرزد ہوئیں۔

(ب) ان وارداتوں میں دو افراد دوران واردات قتل ہوئے۔

(ج) ان چار وارداتوں میں-/7930000 روپے کی رقم لوٹی گئی۔

(د) ان وارداتوں میں تین کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جا کر مورخہ 30-04-13 کو چالان عدالت کیا گیا۔ ان مقدمات میں 15 کس نامعلوم ملزمان تاحال مفرور ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

ایسی وارداتوں کے انسداد، تدارک کے سلسلہ میں گشت، ناکہ بندی کو بہتر بنایا گیا ہے نیز علاقہ کی مجاہد سکواڈ، ٹائیگرز اور محافظ سکواڈز سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 10۔ جون 2013 کو کیا تھا اور اس کا جواب 31۔ جولائی 2013 کو آ گیا تھا۔ آج 10۔ دسمبر 2014 ہے تو کیا مجھے معزز وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ان وارداتوں میں قتل کرنے والے ملزمان 15 عدد ہیں اور صرف دو پکڑے گئے باقی کیا ابھی تک مفرور ہیں یا ان میں سے بھی کچھ ملزمان پکڑے گئے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے متفق ہوں کہ ان کو سوال کئے ایک سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے کل اپنے پولیس افسران سے اس معاملہ پر کافی تشویش ظاہر کی ہے۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ جہاں تک ہوم ڈیپارٹمنٹ کا تعلق ہے تو اس کے سوالات کے جوابات وقت پر آئیں گے۔ اس کی باقی تفصیل یہ ہے کہ جو لوگ اس میں پکڑے گئے ہیں، ان سے جو نقدی برآمد ہوئی ہے اس کا annexure میرے پاس ہے۔ اگر یہ چاہیں تو میں انہیں یہ فراہم کر سکتا ہوں کہ کتنے لوگ پکڑے گئے ہیں لیکن ایک بات میں اور ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جتنے مفرور پکڑنے تھے وہ ہم نے نہیں پکڑے۔ اس میں سے چند ہی لوگ ہیں جو پکڑے گئے ہیں باقی لوگ ابھی تک abscond کر رہے ہیں۔ میں نے یہ case کل ہی دیکھا ہے جب میں اس کو پڑھ رہا تھا تو میں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ اور خاص طور پر لاہور پولیس کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ مجھے دس دن کے اندر اندر ان لوگوں کی تفصیلات معلوم ہونی چاہئیں کہ آیا یہ لوگ لاہور میں ہیں یا نہیں ہیں اور اگر ہیں تو پکڑے کیوں نہیں گئے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا تفصیلی جواب دوں گا جو اُس وقت کے حقائق ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو پھر pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے سے پہلے میں ایک بات کہنا چاہوں گی کہ دو سال ہونے کو ہیں اور وہ پندرہ مفرور ملزمان معلوم نہیں کہ وہ اور کتنی وارداتیں کر گئے ہوں گے۔ میرا معزز وزیر صاحب سے اسی سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ یہ صرف اتنا بتا دیں کہ یہ اس کو چھوٹی سی واردات اور چھوٹا سا case ہی سمجھ لیں تو کیا لاہور پولیس کی کارکردگی پر یہ سوالیہ نشان نہیں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔ کرنل صاحب! آپ اس سوال کا مکمل تفصیلی جواب آئندہ محکمہ داخلہ کے وقفہ سوالات میں دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعتہ المبارک 7۔مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء سوال)

جھنگ: غریب لوگوں کی جائیدادوں کو قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

***564: سردار وقاص حسن مؤکل:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نگران دور حکومت میں 7۔مئی سے 15۔مئی 2013 تک کتنے ڈی او لیٹر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب سے ڈی پی او جھنگ کو غریب لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ گروپوں سے قبضہ واگزار کروانے کے سلسلہ میں موصول ہوئے؟

(ب) ان میں سے جن قبضہ گروپوں سے ڈی پی او جھنگ نے قبضہ واگزار کروایا، ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب کی جانب سے No. DS(Monitoring) CMS/13/CT-47-B/0001043 مورخہ 13-05-08 کے تحت ڈی پی او جھنگ نے تاحال کوئی احکامات جاری نہیں کئے کیا ڈی پی او اس پر عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) دوران عرصہ متذکرہ ایک درخواست ازاں خرم شیراز ولد اشفاق احمد خان موصول ہوئی ہے جس کی انکوائری ڈی ایس پی سٹی سرکل سے کروائی گئی ہے جو دوران انکوائری درخواست جھوٹی اور بے بنیاد پائی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں ایسا کوئی گروہ فعال نہ ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسا کوئی ڈائریکٹو وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے موصول نہ ہوا ہے۔ دفتر ہذا میں جب بھی وزیر اعلیٰ یا کسی دیگر اتھارٹی کی طرف سے کوئی احکامات موصول ہوں تو ان کی تعمیل یقینی بنائی جاتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں ایک حوالہ دیا ہے کہ ایک لیٹر جو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ یا وزیر اعلیٰ ہاؤس سے جاری ہوا ہے اور اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایسا ڈائریکٹو وصول نہ ہوا ہے اور دفتر ہذا میں جب بھی جناب وزیر اعلیٰ یا کسی دیگر اتھارٹی کی طرف سے کوئی احکامات موصول ہوں تو ان کی تعمیل یقینی بنائی جاتی ہے۔ کیا وزیر صاحب اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالیں گے کہ اگر ایک لیٹر reference کے ساتھ یعنی تاریخ اور سیریل نمبر کے ساتھ جاری ہوا ہے تو کیا اس لیٹر کو زمین کھا گئی ہے یا آسمان کھا گیا ہے، یہ کدھر گیا ہے، وہ لیٹر چیف منسٹر ہاؤس سے نکل گیا ہے اور ڈی پی او تک نہیں پہنچا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ سوال انہوں نے پہلے بھی کیا تھا اور یہ دوبارہ ایوان میں آیا ہے۔ ہم نے اس کی کافی جانچ پڑتال کی ہے۔ یہ جز(ج) میں جس چیز کو mention کر رہے ہیں یہ reference letter کہیں بھی نہیں مل رہا۔ ہم نے چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے بھی چیک کیا ہے یہ وہاں پر بھی نہیں ہے، ہم نے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بھی چیک کیا ہے یہ وہاں پر بھی نہیں ہے، ہم نے پولیس ہیڈ کوارٹر سے بھی چیک کیا ہے تو یہ وہاں پر بھی نہیں ہے۔ There is some misunderstanding اور کوئی gap ہے جس کی ہمیں تفصیل پتا نہیں چل رہی۔ اگر ہمیں پتا چل جائے تو definitely I will be passing out to you لیکن ہمیں ابھی تک کوئی چیز پتا نہیں چلی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 74 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے تھانوں میں رشوت کو ختم کرنے کا معاملہ

*74:ڈاکٹر سید وسیم اختر :کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں تھانہ کی سطح پر کرپشن / رشوت ستانی انصاف کے حصول میں بہت بڑی رکاوٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے محکمہ پولیس میں ملازمین کی تنخواہوں میں ماضی میں خاطر خواہ اضافہ کیا تا کہ اہلکار رشوت سے باز آ جائیں لیکن حالات درست نہ ہو سکے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب مذکورہ مسئلہ کے حل کے لئے کوئی منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست ہے کہ ہر سطح پر انصاف کے حصول میں کرپشن / رشوت ستانی بہت بڑی رکاوٹ ہوتی ہے اور جہاں بھی کرپشن ہو گی وہاں خرابی ضرور ہو گی اس ناسور کو ختم کرنے کے لئے ہر سطح پر کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔یعنی عوامی سطح پر اور سرکاری سطح پر تھانہ کی سطح پر کرپشن ختم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے اور شکایت موصول ہونے پر کڑا احتساب کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی طرف سے محکمہ پولیس میں کی گئی اصلاحات کے باوجود حالات میں بہتری نہ آسکی درج ذیل اعداد و شمار اس بات کا واضح ثبوت ہیں۔سال2013 میں پولیس افسران کے خلاف رشوت ستانی کے کل 72 مقدمات درج ہوئے جبکہ سال2012 کے دوران83 مقدمات درج ہوئے پولیس تشدد کے سال2013 میں چار مقدمات درج ہوئے جبکہ سال2012 میں10 مقدمات درج ہوئے سال2013 پولیس آرڈر2002 کی دفعہ C۔155 کے تحت پولیس ملازمین کے خلاف 411 مقدمات درج ہوئے جبکہ 2012 میں ان مقدمات کی تعداد729 تھی۔جرائم کی روک تھام کے لئے وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے انسپکٹر جنرل آف پولیس ،پنجاب نے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے ایک مہم شروع کر رکھی ہے جس کی وجہ سے سنگین مقدمات کی تعداد میں واضح کمی دیکھنے میں آرہی ہے جیسا کہ اغواء برائے تاوان جیسے سنگین جرم میں پچھلے سال کی نسبت مقدمات کی تعداد میں سال2013 میں8 فیصد کمی واقع ہوئی

ہے دوران سال اغواء برائے تاوان کے 155 مقدمات درج ہوئے جن میں 161 افراد کو تاوان کی غرض سے اغواء کیا گیا۔پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے 149 افراد کو بازیاب کروایا جبکہ 9 افراد کو ملزمان نے ہلاک کیا اور تین معنوی تاحال بازیاب نہ ہوسکے۔ملزمان نے مغویان کے ورثاء سے 6 کروڑ 39 لاکھ روپے تاوان کی مد میں وصول کئے جبکہ پولیس نے ملزمان کی گرفتاری کے بعد ان سے 2 کروڑ 39 لاکھ روپے کی رقم برآمد کی۔اس طرح ڈکیتی کے مقدمات میں 11 فیصد گاڑیاں چھیننے کے مقدمات میں 4 فیصد کمی واقع ہوئی جرائم برخلاف پراپرٹی کے کیسز میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تقریباً ایک لاکھ ملزمان کو گرفتار کیا جن میں سنگین جرائم کے گروہ کے 7633 ملزمان بھی شامل ہیں جن سے تقریباً 125۔ارب روپے کی لوٹی گئی اشیاء یا رقم برآمد کی گئی۔

(ج) رشوت ایک ناسور ہے اور رشوت کی شکایت موصول ہونے پر سخت محکمانہ کارروائی کی جاتی ہے محکمہ پولیس میں سخت احتساب کا نظام موجود ہے جونہی کسی بھی افسر یا ملازم کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو انکوائری کر کے قصوروار کو سخت سزا دی جاتی ہے اور یہ نظام ضلع کی سطح پر، ریجن کی سطح پر اور پنجاب کی سطح پر رائج ہے وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں انسپکٹر جنرل آف پولیس، پنجاب، ریجنل پولیس آفیسرز اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسرز صاحبان اپنی اپنی سطح پر اس نظام کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اور جونہی کسی افسر یا ملازم کے خلاف رشوت کی شکایت ملتی ہے مناسب کارروائی کر کے اسے سخت سزا دی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سال 2011 تا 2014۔05۔31 درج ذیل افسران و ملازمین کو قانون کے مطابق صرف رشوت کی شکایت پر سزائیں دی گئی ہیں۔

عہدہ	تعداد سزائیں
ڈی ایس پی	07
انسپکٹر	92
سب انسپکٹر	558
اے ایس آئی	507
ہیڈ کانسٹیبل	206
کانسٹیبل	828
کل	2198

جیسا کہ مندرجہ بالا اعداد و شمار سے عیاں ہے کہ محکمہ پولیس سے رشوت ستانی ختم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جارہی ہے جبکہ عوامی سطح پر لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم پارٹی پارٹی نہ کھیلیں، محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ حقائق کے بالکل خلاف ہے۔Generally ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں اور حکومتی بنچوں کے معزز ممبران بھی جاکر دیکھیں۔ میں اللہ کو حاضر و ناظر گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ تھانے میں کوئی شخص enter ہوتا ہے تو پولیس کے نزدیک وہ ایک اسامی ہوتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس سوال کے against کوئی ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے آپ کو تفصیل سے جواب دیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس کی وجوہات تلاش کرنی چاہئیں اور یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم بار بار تھانہ کلچر کی بات کرتے ہیں اس دفعہ جب میں ایم پی اے منتخب ہو کر اس ایوان میں آیا تھا تو جب میری پہلی ملاقات وزیر اعلیٰ صاحب سے ہوئی تب بھی یہی موضوع زیر بحث تھا۔ میں نے کہا آپ نے پولیس کی تنخواہ بڑھائی، فلاں کیا اور آپ نے بڑی محنت کی ہے لیکن پھر بھی نظام ٹھیک نہیں ہے، ہر وہ شخص جو تھانے میں داخل ہوتا ہے اس کی جیب سے پیسے نکلوائے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نشاندہی کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نشاندہی ہی کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں اس حوالے سے سارا نظام up set ہے۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں ان کی بات سے agree ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پہلے ڈاکٹر صاحب کو بات کرنے دیں اس کے بعد آپ بات کریں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش سن لیں، میں ڈاکٹر صاحب سے معذرت کے ساتھ تھوڑا سا وقت لیتا ہوں۔ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کے تھانہ پکالاڑا میں ایک سم پر میرے ووٹر سپورٹر arrest ہوئے اور میں نے ایس ایچ او سے کہا کہ آپ ان کو چھوڑ دیں اگر ان سے کوئی موبائل فون یا واردات والی کوئی چیز برآمد ہوئی تو میں آپ کو دے دوں گا۔ چار دن وہ تھانے میں رہے ان پر ایف آئی آر بھی درج نہیں ہوئی اور چار دن کے بعد میرے کہنے پر نہیں چھوڑا بلکہ 50 ہزار ایک پارٹی سے لیا اور 20 ہزار ایک پارٹی سے لیا اور 70 ہزار روپے دے کر وہ بندے واپس آ گئے۔ اب بتائیں وہ کل کو ہمارے ساتھ stand کریں گے کہ نہیں کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب! سیشن کے بعد ان کے معاملے کو دیکھیں۔

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو ایک اپنی تحریر بھی پیش کروں گا۔

(اس موقع پر معزز ممبر میاں محمد اسلام اسلم نے منسٹر صاحب کو ایک تحریری نوٹ بھی پیش کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کرنل صاحب میرے محترم اور بھائی ہیں میں ان کو blame نہیں کر رہا اور ان سے بار بار discussion بھی ہوتی رہتی ہے اور یہ بھی دل گرفتہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی چاہتے ہیں کہ نظام ٹھیک ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ نظام انہوں نے بنایا ہے یہ تو inherit ہوا ہے اور اس حوالے سے عرصہ دراز سے خرابیاں چلی آ رہی ہیں۔ اس میں دُور رس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے ان کی تنخواہیں، duty hours بہتر کریں اور ان کی جو مشکلات ہیں، اُن کو دُور کریں۔ پولیس کا check کرنے کا internal system fail ہو چکا ہے۔ براہ مہربانی کوئی سسٹم وضع کرنے کی ضرورت ہے اور جو ہماری انٹی کرپشن ہے وہ "آنٹی کرپشن" ہے وہ ان سے بھی بڑی کرپشن کرتی ہے۔ میں یہاں کوئی چیز اس طرح نہیں کہنا چاہتا کہ وہ ایسے ہی بات ہو جائے گی۔ میں کرنل صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس ایوان میں سے بھی دو چار لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں، میں کوئی point scoring کی بات نہیں کر رہا، اس سارے نظام کے حوالے سے ہم بیٹھ کر درد دل سے بات کریں اور اس کی اصلاح کے لئے ہم دُور رس اقدامات کریں۔ چیف منسٹر صاحب بھی چاہتے ہیں اور ہم بھی چاہتے ہیں، یہ بھی چاہتے ہیں، ابھی دیکھیں گورنمنٹ بنچوں سے بھی second ہوا ہے۔ کرنل صاحب تو بہت دل گرفتہ رہتے ہیں وہ اس نظام

کو ٹھیک کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن یہ محکمے نے جو جواب دیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے، میں نے اس لئے کہا ہے کہ پڑھ کر سنائیں کہ یہ نظام ہے، وہ نظام ہے اور بڑا احتساب ہے، کوئی احتساب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر::ڈاکٹر صاحب!آپ منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کرنل صاحب اس بات کے لئے تیار ہیں کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنائیں تاکہ افسران مل کر اس کی اصلاح کے لئے اقدامات تجویز کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے جو floor پر بات کی ہے جتنے بھی یہاں پر معزز ممبر بیٹھے ہیں یہ ہر ایک کی آواز ہے۔ اس وقت جو ہمارا weakest point ہے وہ تھانہ کلچر ہے کیونکہ ہمارے تھانے میں friendly ماحول نہیں ہے۔ جو بھی تھانے جاتا ہے چاہے اپنے genuine case کے لئے جائے وہ بھی جاتے ہوئے hesitate کرتا ہے کہ میں تھانے میں جاؤں یا نہ جاؤں۔ مطلب یہ ہے کہ تھانے کا ماحول public friendly نہیں ہے جس طرح کہ باہر کے ممالک میں ہے۔ We are conscious of that, believe me خادم اعلیٰ پنجاب کے ساتھ ہماری جو meetings لاء اینڈ آرڈر پر ہوتی ہیں ان میں بھی ہمارا focus تھانہ کلچر ہی ہوتا ہے۔ ایک دو سال ہم نے اس پر بہت thinking and brainstorming کی ہے۔ پہلے patchwork ہوتا تھا کہ آج تنخواہیں زیادہ کر لو، آج ان کا ٹی اے / ڈی اے زیادہ کر لو، ان کی administration ٹھیک کر دو لیکن حقیقت یہ ہے کہ پورا سسٹم decay ہو چکا ہے اور پورے سسٹم کو زنگ لگ چکا ہے۔ The entire system has to be rejuvenated جب تک ہم پورے سسٹم کو ٹھیک نہیں کریں گے یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس پر میں ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں اور اپنے معزز ممبر کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یا تو مجھے ابھی بتادیں کہ میں ابھی بات کرنا شروع کر دوں کہ ہمارے reforms کیا ہو رہے ہیں یا پھر مجھے کوئی time دے دیں جس وقت میں بھی آ سکوں اور اس پورے ایوان کو in confidence لے سکوں کہ کیا کچھ ہونے جا رہا ہے اور کیا کچھ ہم کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! کیونکہ آج باقی سوالات بھی ان کے بارے میں ہیں لہذا جس دن لاء اینڈ آرڈر کی میٹنگ ہو گی اس دن آپ اس کا detail جواب دے دیں اور اسی سیشن میں اس حوالے سے ایک دن بحث کے لئے مختص کر لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ ضمنی سوال مجھ سے نہیں منسٹر صاحب سے کریں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ سے request یہ کروں گا کہ اس حوالے سے کوئی دن مقرر کر دیں تاکہ کرنل صاحب بھی اپنی statement دے دیں اور ہم بھی اپنا درد دل آپ کے سامنے رکھ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:: ڈاکٹر صاحب! ہم اسی سیشن کے دوران لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ایک دن مختص کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پولیس کی جو مشکلات ہیں وہ ہمیں بھی معلوم ہیں اور ہم پولیس کے behalf پر وہ بھی بیان کریں گے کہ ان کی یہ مشکلات ہیں۔ اس وقت ہمارے کپتان آئی جی پولیس جو کہ بہاولپور میں ایڈیشنل ایس پی بھی رہے ہیں۔ وہ ایک دم straight officer ہیں لیکن سارا سسٹم ایک دم ٹھیک کرنا اس کے بس میں بھی نہیں ہے۔ یہ سسٹم ہم سب کو مل کر ٹھیک کرنا ہوگا۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میری ایک suggestion ہے جہاں تک ہماری Cabinet Committee ہے ہم تو reforms پر کام کر رہے ہیں اور کافی حد تک ہم اس میں آگے چلے گئے ہیں۔ کوئی لاء اینڈ آرڈر کے لئے وقت رکھیں جس میں ہم یہاں بیٹھ کر اس کو discuss کر سکیں۔ میں یہاں پر پورے reforms پیش کروں گا اس کے بعد آپ ایک کمیٹی بنالیں وہ کمیٹی، کمیٹی روم میں بیٹھ کر in detail اس کو thrash out کر لے گی پھر جو recommendations اس کمیٹی کی آئیں گی وہ Cabinet Committee کے سامنے بھی پیش کر دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! لاء منسٹر کے ساتھ بیٹھ کر اسی سیشن میں ایک دن اس کے لئے مختص کر لیتے ہیں اور اس میں جو بھی آپ کی طرف سے suggestions آئیں گی اس کو کرنل صاحب take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے کرنل صاحب سے ایک بات کہی ہے کہ ایوان کی ایک کمیٹی بنالیں ہم اس کو میڈیا میں نہیں دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ایک دن اس حوالے سے بحث کے لئے رکھ لیتے ہیں جو بھی آپ کی suggestions ہیں اور پھر اس کے بعد کمیٹی بنانے پر بھی غور کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! اب اس پر بہت تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ سب سے پہلے میں کرنل صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے بھائی کو بازیاب کروایا اور اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہے، اللہ ہے اور constitution ہے۔ سب سے پہلے تو زندگی اور موت اللہ کے قبضہ میں ہے اس کی جان اللہ تعالیٰ نے رکھنی تھی اور وہاں پر ڈرون حملہ ہوا اور تب بھی اللہ تعالیٰ نے اسے بچایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ وہ اپنے گھر آ کر کھانا کھائے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ کیا اس ملک میں قانون نہیں ہے، اس طرح ایم پی اے ایک law maker کو اٹھا کر لے جائیں گے اور ہم ان حضرات کا شکریہ ادا کریں گے کہ آپ نے چھوڑ دیا؟ اس پر جو وضاحت انہوں نے کی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی آپ اس دن بات کر لیجئے گا۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 135 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: تھانوں کو دیا گیا بجٹ و اخراجات کی تفصیلات

*135: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں مالی سال 12-2011 میں فی تھانہ روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی مثلاً سٹیشنری، اور زیر حراست ملزمان کی خوراک ودیگر ضروریات، تھانہ میں فرائض کی ادائیگی کے لئے موجود سرکاری گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کے لئے ڈیزل، پٹرول و مرمت وغیرہ کے لئے کتنے کتنے اخراجات دیئے گئے نیز یہ بھی بتائیں کہ فی تھانہ بجلی، ٹیلیفون، سوئی گیس کا ماہوار کتنا کتنا بل ادا کیا گیا؟

(ب) تھانوں میں دیئے گئے اخراجات سے خرچہ جب زائد ہو جاتا ہے تو کیسے پورا کیا جاتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع بہاولپور میں مالی سال12۔2011میں فی تھانہ روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی مثلاً سٹیشنری اور تھانہ میں فرائض کی ادائیگی کے لئے موجود سرکاری گاڑیوں و موٹر سائیکلوں کے لئے، پٹرول، وڈیزل ومرمت وغیرہ کے لئے تھانہ وار ماہانہ گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ زیر حراست ملزمان کی خوراک ودیگر ضروریات ملزمان کے وارثان یا زیر حراست ملزمان اپنی مدد آپ کے تحت یا مہتمم تھانہ زیر حراست پولیس کی خوراک ودیگر ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔ زیر حراست جوڈیشل ملزمان کی خوراک کا بندوبست بحوالہ پولیس رولز باب نمبر26فقرہ نمبر27(الف)جناب ڈی سی او صاحب کی ذمہ داری ہے۔ تفصیل تھانہ وار ماہانہ گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی کے لئے تھانہ کے اخراجات کے لئے بجٹ کی ایک حد مقرر کی گئی ہے اس سے زائد رقم خرچ نہیں کی جاتی تاہم بوقت ایمرجنسی کی صورت میں جن فرم کے ساتھ لین دین کیا جاتا ہے ان سے آئندہ مالی سال سے ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمے نے خود ہی admit بھی کیا ہے کہ تھانے کے اندر ملزمان کی خوراک کا بندوبست پولیس رولز باب نمبر26فقرہ نمبر27(الف) کے تحت گورنمنٹ ہی کی ذمہ داری ہے لیکن ساتھ ہی add کر دیا ہے کہ ظاہر ہے کہ ملزمان کے لواحقین کے ذریعے سے بھی یہ سارا معاملہ root out کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے بھی بہت سی باتیں ہیں یعنی پٹرول اور گاڑیوں کے پہیے تبدیل کرنے ہیں، ان کے پاس فنڈز نہیں ہیں، پنسل کاغذ نہیں ہیں جبکہ یہ چیزیں وہ ملزمان یا مدعی سے منگواتے ہیں۔ اب اس کے اوپر میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ کرنل صاحب نے بات کر دی ہے۔ اگر اس پر ایوان میں بحث رکھیں گے اور کوئی کمیٹی وغیرہ بنائیں گے تو اس وقت بیٹھ کر ہم بات کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اس جواب پر شاہ صاحب مطمئن ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر281جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو

pending کرتے ہیں۔اگلا سوال نمبر282 بھی جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر!سوال نمبر352 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور:ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی میں جواریوں، بکیوں کے خلاف کارروائی ودیگر تفصیلات

*352: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں جواریوں اور بکیوں نے بکنگ ہاؤس بنا رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقامی تھانوں کے اہلکاران وافسران اس مکروہ کاروبار میں اپنا کمیشن لے کر جواریوں اور بکیوں کا ساتھ دیتے ہیں اور کسی بھی چھاپے سے پہلے انہیں اطلاع بہم پہنچاتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے اہلکاران وافسران کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے جنوری 2012 سے اب تک اس معاملہ میں کن کن کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی اور اس سے ملحقہ پوش علاقوں میں 2011 کے بعد اب تک کتنے جوئے کے بکنگ ہاؤسز پر چھاپے مارے گئے ہیں، کتنے جواری اور بکیے گرفتار ہوئے، کتنے پرچے درج کئے گئے، کتنے جواریوں کو سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بکنگ ہاؤسز کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) علاقہ ہذا میں کوئی بھی بکیوں کا بکنگ ہاؤس نہ ہے۔

(ب) ڈویژن ہذا میں کوئی بھی افسر یا ملازم اس مکروہ کاروبار میں ملوث ہے اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

(ج) کینٹ ڈویژن لاہور میں پڑتال ریکارڈ کرنے پر 2011 سے آج تک جوئے کے خلاف اٹھائیس مقدمات درج ہوئے جس کے سلسلے میں 153 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل کیا گیا جن کے مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔

(د) تاہم کڑی نگرانی جاری ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہوا پایا گیا تو مطابق حکم افسران بالا تعمیل حکم کرتے ہوئے کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے بکنگ ہاؤسز کے بارے میں سوال کیا تھا لیکن میں اس کی detail میں نہیں جانا چاہوں گی۔ جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو کیا واقعی اس میں کوئی بھی ملوث نہیں ہے اور کیا آج تک اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکی کیونکہ انہوں نے جو figures دیئے ہیں وہ بہت کم ہیں جبکہ محکموں کی support کے بغیر ایسی چیزوں کا کام کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے agree کرتا ہوں کہ کرکٹ اور دوسری کھیلوں کے اوپر یہ بکنگ وغیرہ already ہو رہی ہیں لیکن جہاں تک ہماری انوسٹی گیشن رہی ہے ہمیں ان کا کوئی infrastructure نہیں ملا، ان کے کوئی دفاتر نہیں ملے اور ان کا کوئی communication link نہیں ملا۔ میں نے جب اسے مزید detail میں چیک کیا تو مجھے یہ پتا چلا کہ ان کی ساری باتیں ٹیلیفون پر ہوتی ہیں اس لئے اس کی کوئی evidence نہیں ہوتی۔ یہ صرف اِدھر نہیں بلکہ پوری دنیا میں یہ جرم ہو رہا ہے، انڈیا میں ہو رہا ہے بلکہ آج کل یورپ سمیت جتنے بھی ملکوں میں کرکٹ کھیلی جارہی ہے وہاں بھی یہ جرم گھس گیا ہے لیکن یہ سب ٹیلیفون پر ہو رہا ہے۔ جب بھی ہمیں کوئی سراغ ملے گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 353 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے پوش علاقوں میں غیر قانونی کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*353: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں بااثر شخصیات نے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کھول رکھے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ کیفے کلبز اور نائٹ کلبز قواعد وضوابط اور کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں اگر ہاں تو کون سے قواعد وضوابط اور قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے پوش علاقوں میں موجود کیفے کلبز اور نائٹ کلبز میں سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے اور وہاں مرد و خواتین کی ڈانس پارٹیاں بھی چلتی ہیں، اگر ہاں تو اس کی قانونی حیثیت سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر درج بالا کاروبار کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکومت ایسے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مہتمم پولیس صاحبان ڈویژن ہائے لاہور کی رپورٹ کے مطابق ڈویژن ہائے میں کوئی بھی کیفے کلب اور نائٹ کلب نہ ہے اور نہ ہی کوئی بااثر شخصیت سربراہی کر رہی ہے۔

(ب) ڈویژن ہائے لاہور میں کیفے کلب اور نائٹ کلب قواعد وضوابط اور کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ج) ڈویژن ہائے لاہور میں ایسا کوئی کلب نہ ہے اور نہ ہی سامان عیاشی فراہم کیا جاتا ہے۔

(د) متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ جواب کے جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ "متعلقہ صوبائی حکومت ہے" تو اس کا کیا مطلب ہوا؟ اگر آپ اجازت دیں تو سوال بھی پڑھ لوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سوال بھی پڑھیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال کا جز(د) یہ ہے کہ "اگر درج بالا کاروبار کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے تو کیا حکومت ایسے کیفے کلبز اور نائٹ کلبز کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک" جس کا جواب دیا گیا ہے کہ "متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! یہ کیا جواب ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! صوبائی حکومت اس کو tackle کر رہی ہے اور اس سے پہلے شیشہ کیفے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی گئی تھی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ کے پاس سوال کے جز(د) کی detail ہے کیونکہ جواب میں "متعلقہ صوبائی حکومت ہے" لکھا ہوا ہے یا کیا misprint ہوا ہے کیونکہ ہمارے پاس تو یہی لکھا ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ we agree to this کہ اگر اس قسم کے کوئی کلبز وغیرہ موجود ہوں تو صوبائی حکومت ان کے خلاف کارروائی کرے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ جواب اس میں تو نہیں لکھا ہوا۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس کا basically جواب یہی ہے کہ:

Responsibility of the Province of Punjab Government and we will take action accordingly.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سوال کیسا ہے اور اس کا جواب کیسا ہے؟ میں کرنل صاحب سے گزارش کروں گا کہ محکمے کو direct کریں کہ سوال صحیح طریقے سے پڑھ کر اس کا جواب دیا جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو ٹھیک کرائیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور دیکھیں کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اگلا سوال نمبر 400 ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال نمبر 486 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: چوری کی گئی گاڑیوں کی برآمدگی و دیگر تفصیلات

*486: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 سے 2013 تک کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکل چوری ہوئیں، کتنی گاڑیاں، موٹر سائیکل برآمد کر لی گئیں اور کتنی ابھی تک لاپتا ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) محکمہ پولیس کی طرف سے گاڑی / موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، ان کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) انٹی کار لفٹنگ کے عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں اور عرصہ تعیناتی سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 2011 سے 2013 تک جتنی گاڑیاں و موٹر سائیکل چوری ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سال	گاڑیاں چوری	گاڑیاں برآمد	موٹر سائیکل چوری	موٹر سائیکل برآمد
1	2013	54	08	268	47
2	2012	165	22	457	106
3	2011	256	38	469	80
4	ٹوٹل	475	68	1194	233

(ب) محکمہ پولیس کی طرف سے گاڑی / موٹر سائیکل چوری کی وارداتوں کی روک تھام کے لئے انٹی کار لفٹنگ سکواڈ تشکیل دیا گیا ہے گاڑی / موٹر سائیکل چور گینگ کی خصوصی نگرانی کی جارہی ہے۔ پبلک آگاہی مہم کا آغاز کیا گیا ہے اور ٹریکر سسٹم لگوانے کے لئے بھی پبلک کو آمادہ کیا جارہا ہے کیونکہ ٹریکر سسٹم گاڑیوں کی چوری کی وارداتوں کو روکنے کا بہترین جدید الیکٹرانک آلہ ہے مزید برآں public places ریلوے سٹیشن، ہسپتال، بس، سٹینڈ وغیرہ پر محافظ سکواڈ کی خصوصی ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں ہر شفٹ میں 36 محافظ سکواڈ کی 18 موٹر سائیکلوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جو کہ ان جگہوں کے ساتھ ساتھ مارکیٹوں، شاپنگ سنٹرز اور دیگر اہم جگہوں پر ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور مشکوک افراد کی کڑی نگرانی کرتے ہیں اس

کے علاوہ سادہ کپڑوں میں ملبوس ملازمین کی بھی واردات والی جگہوں پر ڈیوٹی لگائی جاتی ہے تاکہ ایسے عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی عمل میں لائی جاسکے۔اہم جگہوں پرCCTV کیمرے بھی لگوائے گئے ہیں مزید برآں سابقاریکارڈ یافتگان / سزایاب مجرمان پر کڑی نگرانی کرنے کے علاوہ ان کو شامل تفتیش کرکے ایسی وارداتوں کو ٹریس کرنے میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) انٹی کارلفٹنگ کے عملہ کے نام،عہدہ اور گریڈ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	نوید سکندرSA/442	SI	BS-14
2	شرافت علی630/SA	SI	BS-14
3	عبدالغفار	ASI	BS-9
4	شرافت علی127/C	کانسٹیبل	BS-5
5	الطاف534/C	کانسٹیبل	BS-5
6	امجد علی988/C	کانسٹیبل	BS-5
7	محمد اکبر214/C	کانسٹیبل	BS-5

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے ان سے 12-2011اور 2013کا پوچھا تھا کہ ان سالوں کے دوران گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں کتنی چوری ہوئی ہیں ان کی تعداد بتائی جائے لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ گاڑیاں تقریباً475 چوری ہوئیں جن میں سے صرف 68 برآمد ہوئی ہیں اور وہ بھی شاید ویسے ہی آگئی ہوں گی۔موٹر سائیکلیں 1194 چوری ہوئیں جن میں سے 233پتا نہیں حادثاتی طور پر کیسے واپس آگئیں۔میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا قانون بھی کوئی چیز ہے کیونکہ مجھے نہیں سمجھ آرہی کہ قانون کہاں پر ہے؟ مجھے تو نظر ہی نہیں آتا کہ ہمارے غریب آدمی کو کہاں پر انصاف ملتا ہے اور تھانوں کے اندر جانے کے لئے کوئی راستہ ملتا ہے؟چند روز قبل نہیں بلکہ ایک ماہ سے زیادہ ٹائم ہوگیا ہے کہ میرے اپنے ڈرائیور کی موٹر سائیکل چوری ہوئی لیکن ابھی تک اس حوالے سے پولیس کی کارکردگی زیرو ہے۔اس چوری کے بارے کوئی آدمی نہیں پکڑا گیا، تھوڑا بہت idea ملا تو detail بھی ایس ایچ او کو دی اور ڈی پی او کو بتایا لیکن ابھی تک اس کی بھی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔میں نے اسی لئے یہ question put کیا تھا کہ شاید کسی کو کوئی انصاف مل جائے۔اگر ہمیں انصاف نہیں ملتا تو کسی اور کو ہی سہی۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل(ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!یہ سٹریٹ کرائم میں کار لفٹنگ اور موٹر سائیکل لفٹنگ کا بہت بڑا irritant issue ہے and we are conscious for that. یہ وارداتیں daily رپورٹ ہو رہی ہیں اور ہماری سی آئی اے یا اینٹی کار لفٹنگ سکواڈ اتنی efficient نہیں ہے کہ ہم جو recovery چاہتے ہیں وہ کر سکے۔ میں پھر اسی بات پر آؤں گا کہ اس کے لئے ہم reforms کر رہے ہیں۔ سٹریٹ کرائم دنیا نے کم کیا ہے ان میں Mexico City کا دنیا میں سب سے highest کرائم ریٹ تھا۔اس وقت انہوں نے ہمیں جو figures دیئے ہیں ان کا تقریباً 48 فیصد سٹریٹ کرائم due to I.T intervention گرا ہے۔ We are shy of I.T intervention جب تک ہم انفارمیشن ٹیکنالوجی کو in each department induct نہیں کریں گے تب تک ہماری successes بڑی کم ہوں گی۔ جب یہاں پر debate ہو گی تو ہم پولیس میں جو interventions کرنا چاہتے ہیں اس میں انشاء اللہ تعالیٰ میں یہ بھی cover کروں گا کہ کار لفٹنگ اور موٹر سائیکل لفٹنگ کو کس طرح کنٹرول کرنا چاہتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ جلد ہی ٹائم دیں گے تو لاء اینڈ آرڈر پر میٹنگ ہو جائے جس کے بعد میں ساری detail اس ایوان کو سمجھا دوں گا۔ان کی بات بالکل درست ہے اور یہ صرف ان کے ضلع کے مسائل نہیں بلکہ باقی اضلاع کے بھی یہی مسائل ہیں کہ گاڑیاں چوری ہو جائیں تو اس کے بعد گاڑیوں کا پتا ہی نہیں چلتا۔ ہماری جو reforms آ رہی ہیں اس میں یہ ساری چیزیں ہم انشاءاللہ adjust کر رہے ہیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ منسٹر صاحب ڈی پی او سے کم از کم اتنا تو پوچھیں کہ ایم پی اے کے ڈرائیور کی جو موٹر سائیکل چوری ہوئی ہے اس پر کچھ بتائیں اور کیا کوئی کارروائی بھی کی جاتی ہے یا نہیں ؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):جناب سپیکر!معزز ممبر مجھ سے مل لیں تو جو بھی میں کر سکتا ہوں ضرور کروں گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر!یہ ملنے پر ضرور agree ہوں گے لیکن کارروائی بھی ہونی چاہئے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ بیٹھ کر بات کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کے بعد آپ منسٹر صاحب سے مل لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا ہے کہ جو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں وہ صوبے سے باہر چلی جاتی ہیں۔ صوبے سے باہر جانے والے جتنے بھی outlets ہیں وہاں پر گاڑیوں کی چیکنگ کا اس وقت کیا نظام ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! شہروں کے جتنے بھی exit points ہوتے ہیں وہاں پر اینٹی کار لفٹنگ کا سکواڈ ہوتا ہے جن کے پاس ایک کمپیوٹر ہوتا ہے جس میں ایکسائز کا پورا data ہوتا ہے یعنی نمبر پلیٹ، کس کے نام پر گاڑی ہے اور گاڑی کا کون سا ماڈل ہے یعنی وہ سارے یہ چیک کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے inter provincial بھی یہ points لگائے ہیں اور بڑے بڑے شہروں میں بھی لگائے ہیں لیکن پھر بھی گاڑیاں نکل جاتی ہیں اور کافی گاڑیاں لاہور میں چوری ہوتی ہیں تو یہاں پر ہی disassemble کر کے سپیئر پارٹس کے طور پر مارکیٹ میں آ جاتی ہیں جن کا پتا چلنا بڑا مشکل ہے۔ اینٹی کار لفٹنگ سیل کام کر رہا ہے لیکن ان کی بھی اپنی limitations ہیں۔ جتنے بھی اینٹی کار لفٹنگ سیل ہیں وہاں maximum جگہوں پر ہم نے کیمرے لگا دیئے ہیں جو کہ ہر گاڑی کو monitor کر رہے ہیں۔ ہماری کوشش جاری ہے اور امید ہے کہ جب ہماری یہ reforms انشاء اللہ تعالیٰ implement ہوں گی تو اس سے کچھ نہ کچھ بہتری ہو جائے گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اتنی تفصیل سے بات ہو گئی ہے ابھی کوئی گنجائش ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کے مسائل، جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ضلع میں نہیں بلکہ تمام اضلاع میں یہ problem آ رہی ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اسی

tenureمیں اس کا کوئی حل نکل آئے گا۔ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے بہتر بنانے کے لئے ہم سوچ رہے ہیں اور ساتواں سال ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!انہوں نے کہا ہے کہ وہ نئی ریفارمز لا رہے ہیں تو اس حوالے سے لاء اینڈ آرڈر پر ایک دن اسی سیشن میں بحث رکھنی ہے جس کی detailمیں یہ ساری باتیں coverہو جائیں گی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!میں وہی کہہ رہی ہوں کہ ساتواں آٹھواں سال جا رہا ہے تو میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا اسی tenureمیں possibleہے کہ یہ ہو جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جس دن بحث ہو گی تو اسی دن۔۔۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!لاء اینڈ آرڈر کی بحث کے بعد ہی اس کا کوئی حل نکلے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ!اس سے پہلے آپ بھی کوئی تجویز دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!کیا اس سے پہلے ان کے پاس کوئی competentلوگ نہیں ہیں جو اس کا solutionنکال سکیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جاوید اختر: شکریہ۔جناب سپیکر!میں اسی سلسلے میں آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں روزانہ شام کو باغ جناح میں واک کرنے جاتا ہوں۔چند دن پہلے وہاں پر گاڑی پارک کرنے کے بعد میں نے ڈرائیور سے کہا کہ میری ادویات لے آؤ۔وہ پیدل ادویات لے کر آ رہا تھا تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ دو تھانے اوپر نیچے جن میں تھانہ شادمان اور دوسرا تھانہ ریس کورس ہے جو کہ باغ جناح کے گیٹ کے بالکل سامنے ہے۔وہاں دو ڈاکو موٹر سائیکل پر آئے اور فٹ پاتھ پر ڈرائیور کے اوپر پسٹل رکھا اور اس کا موبائل اور نقدی چھین کر فرار ہو گئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی medicineبچ گئیں؟(قہقہہ)

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر!دو پولیس موبائل وین وہاں تھانے میں موقع پر موجود تھیں جب میں تھانہ کے اندر گیا تو کچھ اہلکار بھی موجود تھے۔پہلے تو انہوں نے کوئی بات نہ سنی اور جب میں نے اپنا تعارف کرایا تو تھوڑا بہت انہیں احساس ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ اس تھانے کی حدود ہے اور موقع

دیکھتے ہیں جبکہ دوسرے تھانہ والوں نے کہا کہ اس تھانے کی حدود ہے۔آدھ/پون گھنٹہ تو تھانے کے گیٹ کے سامنے یہ فیصلہ ہوتا رہا کہ حدود کس تھانے کی ہے۔آج تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس واقعہ کا نوٹس لیں۔یہ مصروف ترین سڑک ہے اور تھانے کا گیٹ بھی سامنے ہے اور دو تھانے اوپر نیچے ہیں۔اگر لاہور میں یہ حالات ہیں تو باقی جگہوں پر کیا ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد یہ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں تو اس issue کو حل کر لیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔جی، ورک صاحب!

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! سوال کا نمبر 487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع شیخوپورہ: تھانہ جات کے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائیاں و دیگر تفصیلات

*487: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ کے تھانہ جات میں اس وقت کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز ہیں، جن حاضر سروس ملازمین کے خلاف کرپشن کے کیسز ثابت ہو چکے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ اور کارروائی سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع شیخوپورہ کے تھانہ جات میں اس وقت جن ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

انسپکٹر	گریڈBS-16	01
سب انسپکٹر	گریڈBS-14	04
ASI	گریڈBS-09	04
ہیڈ کانسٹیبل	گریڈBS-07	01
کانسٹیبل	گریڈBS-05	13
نائب قاصد	گریڈBS-04	01

تفصیل فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز ثابت ہو چکے ہیں وہ ذیل ہیں۔

انسپکٹر	گریڈBS-16	02
سب انسپکٹر	گریڈBS-14	05
اے ایس آئی	گریڈBS-09	05
ہیڈ کانسٹیبل	گریڈBS-07	06
کانسٹیبل	گریڈBS-05	10

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں جز(الف) کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک انسپکٹر ریاض الدین کے متعلق لکھا ہے کہ تھانہ شرقپور میں ان کے خلاف 302 کے مقدمہ کے حوالے سے کوئی کارروائی چل رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ جہاں تک میرے علم میں ہے تو تھانہ کے اندر شاید ایک ملزم کی موت واقع ہوئی تھی اور یہ کافی عرصہ سے انکوائری چل رہی ہے۔ اپنی محکمانہ انکوائریاں مکمل کرنے میں کیا انہیں کوئی hurdle ہے کہ اتنی لٹکا دیتے ہیں اور اتنا لمبا کر دیتے ہیں تو غریب آدمی کو تو شاید انصاف ملنا مشکل ہے مگر ان کی اپنی محکمانہ انکوائریوں میں کیا hurdle ہے اور کیوں لیٹ کرتے ہیں اس کی وجہ تو بتائیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہماری کئی انکوائریاں تو بڑی جلدی ہو جاتی ہیں اس وقت میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں تو کوئی پانچ ہزار پولیس ملازمین کو ہم نے dismiss کر دیا ہے یا ہم نے انہیں سزا دی ہیں۔ کوئی ایک انکوائری ایسی ہوتی ہے کہ جس کی evidence نہیں ملتی اور اس کے گواہ سامنے نہیں آتے تو جس سے تاخیر ہو جاتی ہے وگرنہ پولیس انکوائری بڑی فٹافٹ اور جلدی ہو جاتی ہے۔ اس کے نتائج کے بارے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ تقریباً پانچ ہزار لوگوں کو suspend یا dismiss کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! اس انکوائری کی بھی تفصیل لے کر انہیں بتا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں دیکھ لیتا ہوں کہ وہ کہاں پر پڑی ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں اسی انکوائری سے آگے ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ کرنل صاحب کے علم میں ہے کہ پچھلے اجلاس میں مجھے ڈرائیور چھوڑ کر واپس جا رہا تھا تو تھانہ فیکٹری ایریا کی حدود میں ایک اے ایس آئی نے گاڑی کو روک کر ڈرائیور کے خلاف جھوٹا پرچہ دے کر اسے بند کر دیا کہ گاڑی کی سبز نمبر پلیٹ ہے حالانکہ سبز نمبر پلیٹ تو تھی ہی نہیں بلکہ اس پر ایم پی اے کی پلیٹ ضرور لگی تھی۔ اس کی انکوائری ڈی پی او شیخوپورہ نے شروع کر لی اور انوسٹی گیشن کرنے کے بعد اگلی صبح مجھے سپرد داری پر گاڑی دے دی۔ میرے ملازم پر اس طرح جھوٹا پرچہ ہو سکتا ہے تو باقی عام لوگوں کے کیا حالات ہوں گے؟ ابھی تک اس کی انکوائری نہیں ہوئی اور میرا خیال ہے کہ کافی عرصہ بعد اسمبلی کا session دوبارہ آیا ہے کیونکہ پچھلے last session کی بات ہے۔ ڈی پی او شیخوپورہ کے نوٹس میں بھی ہے کہ تھانہ فیکٹری ایریا میں یہ واقعہ ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مجھے یہ رپورٹ بھی کیا تھا جس پر میں نے ڈی پی او شیخوپورہ سے بات بھی کی اور انہوں نے انکوائری کے آرڈر کئے تھے تو میں یہ چیک کر لوں گا کہ اس میں تاخیر کیوں ہوئی۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ مجھے چیمبر میں مل لیں تو اس issue کو حل کروا دوں گا۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں انٹی کرپشن cases کے حوالے سے میں نے پوچھا تھا کہ کن ملازمین کو کرپشن میں سزا ملی یا ان پر کرپشن ثابت ہو چکی تو ان میں صرف کانسٹیبل ہی بے چارے زیادہ برخاست ہیں تو کیا اوپر والے رینک کے لوگوں کو کوئی معافی وغیرہ ہو جاتی ہے، یہ کیا چکر ہے اس حوالے سے بتا دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کا میرے پاس ریکارڈ موجود ہے جو کہ ٹیبل پر بھی پڑا ہے جس میں سینئر افسران ہیں جن میں ڈی ایس پیز بھی ہم نے penalize کئے ہیں، ڈی ایس پیز بھی معطل اور dismiss ہوئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ نچلے طبقہ کے ملازمین کو ہی کرتے رہتے ہیں۔ جہاں witness آ جاتے ہیں اور کوئی رپورٹ ان کے خلاف آ جاتی ہے، چاہے وہ افسر ہوں یا کانسٹیبل تو ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک بہت اہم سوال ہے کہ یہ جو پولیس کے ناکے لگے ہوتے ہیں یہ برائے نام ہیں کیونکہ لارنس گارڈن کے سامنے میرا پرس چھینا گیا۔ پولیس والے دوسری طرف چہرہ کر کے موبائل فون پر مصروف تھے۔ ان کے اوپر کوئی چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہئے۔ قریب ہی موٹر سائیکلیں بھی اٹھائی جا رہی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے لیکن منسٹر صاحب نے note کر لیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرے ڈرائیور کی بیٹی کو اغواء ہوئے پورے دو ماہ ہو گئے ہیں لیکن پولیس کوئی تعاون نہیں کر رہی اور تفتیشی افسر خان محمد دوسرے لوگوں کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ مہربانی کر کے اس حوالے سے بھی انہیں سختی سے ہدایت کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں آپ ان کے ساتھ بات کر لیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پولیس ناکوں کے لئے میری خاص request ہے کہ وہاں ایسے پولیس والے لگائے جائیں جنہیں کوئی عقل و فہم بھی ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے موبائل فون پر ہی messaging کریں اور منہ ادھر کر کے اندھیرے میں بیٹھے رہیں جبکہ ڈاکو قریب سے گزرتے رہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ موبائل فون کی جو بات کر رہی ہیں تو یہ موبائل ہمارا communication کا ذریعہ ہے اور پولیس افسران اور اہلکاروں کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ دوران ڈیوٹی عام گپ شپ موبائل فون پر نہیں لگے گی بلکہ صرف سرکاری نمبر سے آنے والی call یا order ہو یا کوئی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں، یہ صرف اس کے لئے استعمال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال احمد شاہ کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: شکریہ، جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گاڑیاں چوری کے مقدمات کے اندراج و برآمدگی کی تفصیلات

*563: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ ٹبی لاہور میں یکم جنوری 2013 سے اب تک گاڑی چوری کی کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، ہر گاڑی کا نمبر اور دیگر تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) متذکرہ بالا عرصہ میں تھانہ ٹبی کی پولیس کتنی گاڑیاں برآمد کر چکی ہے اور کتنی بقایا ہیں؟

(ج) جو گاڑیاں برآمد نہیں ہوئیں ان کی برآمدگی کے لئے پولیس نے اب تک کیا کارروائی کی اور کب تک برآمد کر لے گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ ٹبی سٹی میں یکم جنوری 2013 سے مورخہ 13۔09۔02 تک سات کار چوری کے مقدمات درج ہوئے ہیں اور تین مقدمات کیری ڈبہ چوری ہونے کے متعلق درج ہوئے ہیں۔ گاڑیوں کے نمبرز اور دیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متذکرہ بالا عرصہ میں تین کاریں برآمد ہو چکی ہیں اور چار بقایا ہیں جبکہ کوئی کیری ڈبہ برآمد نہ ہوا ہے۔

(ج) وہیکل چوری کے انسداد کے لئے مؤثر اقدامات کئے گئے ہیں سابقہ ریکارڈ یافتگان اور ہمچوں قسم کی واردات کرنے والوں کی کڑی نگرانی جاری ہے مجرمان اشتہاری کی زیادہ سے زیادہ گرفتاری عمل میں لائی جا رہی ہے انشاء اللہ بہت جلد جن مقدمات کی گاڑیاں برآمد نہ ہوئی ہیں ان کو جلد trace کر لیا جائے گا اور ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ جن مقدمات کی گاڑیاں برآمد نہیں ہوئیں انہیں جلد trace کر لیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کو جمع ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گزر چکا ہے جب میں نے سوال جمع کروایا تھا تو بتایا جائے کہ اس عرصہ میں مزید کوئی گاڑیاں برآمد ہوئی ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی مزید گاڑیاں برآمد ہوئیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ان کا سوال ڈیڑھ سال پرانا ہے تو اس کے بعد ہم نے کافی گاڑیاں برآمد کر لی ہیں لیکن اس وقت میرے پاس ان کی لسٹ نہیں ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں تو میں وہ منگوا دیتا ہوں لیکن گاڑیاں کافی برآمد ہوئیں ہیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! مجھے تفصیل بتائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کھگہ صاحب کو تفصیل دے دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد انہیں گاڑیوں کی لسٹ دے دوں گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 813 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ماڈل تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*813: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے ماڈل تھانے کہاں کہاں بنائے گئے ہیں؟

(ب) ان ماڈل تھانوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا حلقہ پی پی۔87 میں ماڈل تھانہ موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس حلقہ میں بھی ماڈل تھانہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو ماڈل پولیس سٹیشن بنائے گئے ہیں جن میں سے تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ مکمل ہو چکا ہے۔ جو کہ مکمل طور پر کام کر رہا ہے جبکہ دوسرے مرحلہ میں تھانہ صدر

گوجرہ کو ماڈل پولیس سٹیشن کے لئے منتخب کیا گیا ہے جو کہ ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) ماڈل تھانوں میں فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔87 میں تا حال کوئی ماڈل پولیس سٹیشن نہ بنایا گیا ہے جبکہ دوسرے مرحلہ میں تھانہ صدر گوجرہ ماڈل پولیس سٹیشن کے درجہ کی حیثیت سے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ماڈل تھانے بنانے کا مقصد تھانہ کلچر میں ناانصافی اور غیر شفافیت کو ختم کرنا تھا تو کیا ماڈل تھانے بنانے کی وجہ سے پولیس نے ناانصافی اور غیر شفافیت کو ختم کر دیا ہے یا اسی طریقے سے سب کچھ ہو رہا ہے یا صرف تھانہ کی پولیس کو سہولیات مل گئی ہیں اور عوام اسی طرح پس رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ماڈل تھانوں پر کافی debate ہوئی تھی اور یہ فیصلہ کیا گیا تھا، اس سے پہلے ہمارے جتنے بھی تھانے ہیں، اس پر تقریباً 40 فیصد تھانوں میں ایک intervention کی تھی جسے ہم promise کہتے تھے۔ اس کا abbreviation کہ police officers record management information system ہم نے لگایا تھا جو کہ ہمیں سابق وفاقی حکومت سے aid میں ملا تھا اور ہم نے تقریباً 200 تھانوں میں انٹرویو کئے تھے لیکن وہ چیز نہیں چلی کیونکہ ہمارے پاس اس کی key نہیں تھی، اس کے فنڈز نہیں آ رہے تھے۔ اس کے بعد ہم نے ایک exercise شروع کی جس میں کہا کہ 100 تھانوں کو ماڈل تھانہ بنانا ہے۔ اس کی جو detail ہے کہ ماڈل تھانہ کیا ہوگا وہ میرے پاس موجود ہے اور ایوان کی میز پر بھی پڑی ہے۔ اس کی facility کیا ہو گی، اس کی funding کیا ہو گی، ان کے پاس گاڑیاں کون سی ہوں گی، اس کی manpower کا کیا معیار ہو گا اور اس کا standard ہم کس طرح maintain کریں گے؟ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں جو رپورٹ ملی ہے 100 ماڈل تھانوں کی کارکردگی normal تھانوں سے thousand time better ہے، ان کی کارکردگی بہت بہتر ہے۔ ابھی ہم یہ بنا رہے ہیں اور ان ماڈل تھانوں کو ہم expand کر رہے

ہیں اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں ہم اسے expand کریں گے۔ جب ہماری I.T intervention آئے گی اور جب ہمارا safe city concept شروع ہو گا تو یہ تمام ماڈل تھانے اس کے ساتھ duff tape کئے جائیں گے اور میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس طرح ان کی کارکردگی ہے باقی تھانوں کی بھی ہم ٹھیک کر دیں تو ان کی کارکردگی بھی بہتر ہو جائے گی۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! کرنل صاحب نے فرمایا کہ ان کی performance دوسرے تھانوں سے بہتر ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں آج ہم پوری اسمبلی کے معزز ممبران لاہور کے کسی ایک ماڈل تھانے میں چلتے ہیں اگر ان کی یہ بات ٹھیک ہو تو میں ان سے معذرت کروں گا کہ واقعی دوسرے تھانوں میں اور ماڈل تھانوں میں فرق نظر آیا ہے لیکن performance wise میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پورے پنجاب میں کب ماڈل تھانے بنائے جائیں گے میں صرف ایک تھانے کی بات نہیں کر رہا بلکہ پورے پنجاب کے تھانوں کو کب ماڈل بنایا جائے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب next financial year میں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! next financial year میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم اور بھی چیزیں we are jumping the gun میں جب یہاں police reforms کی debate پر بات کروں گا اُس میں یہ ساری چیزیں آجاتی ہیں تو معزز ممبر راؤ صاحب سے میں کہوں گا کہ یہ ذرا انتظار کریں جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو اُس وقت یہ details میں آپ کو اور پورے ایوان کو بتاؤں گا کہ ہم کیا کرنے جا رہے ہیں، کس طرح سے یہ سارا سلسلہ ہو گا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ملک کو بنے ہوئے 67 سال ہو گئے ہیں اور بڑے افسوس کے ساتھ کہ ابھی یہ کہتے ہیں پالیسی بنے گی اور پھر ہو گا۔ کرنل صاحب میرے بھائیوں کی طرح ہیں یہ کوئی واضح statement دیں، ہمیں پالیسی کے چکر میں نہ رکھیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راؤ صاحب! جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی وہ آپ کو اس کا detail میں جواب دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! ہر حکومت اپنی پالیسی بناتی ہے انشاء اللہ ہم اس کو اپنی پالیسی پرimplement کر رہے ہیں آپ دیکھیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بالکل۔اگلا سوال نمبر876 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کوpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان صاحب کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: میرے سوال کا جواب آیا ہی نہیں ہے اور سوال چھاپ دیا گیا ہے یہ5۔جولائی2013 کا سوال ہے اس کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس کا جواب نہیں آیا؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! یہ اس لئے چھاپا گیا ہے تاکہ آئندہ اس کا جواب آئے تو اس کو چھاپنا ہی نہ پڑے۔آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو دیکھ لیں کہ ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس کا جواب ہی نہیں لے سکا اس کے بعد کوئیreminder اُن کو نہیں دیا کہ کیا وجہ ہے۔جواب کیوں نہیں آیا؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میرے پاس تو اس کا جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب آپ کا جواب ہمارے پاس نہیں ہے۔یہ کوئی بات نہیں ہے 5۔جولائی2013 کو یہ سوال بھیجا گیا تھا یہ چیز ناقابل برداشت ہے۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ یہ بالکل کوتاہی ہے جو یہاں پر جواب نہیں آیا لیکن اس کا جواب میرے پاسdetail میں لکھا ہوا ہے اگر آپ کہیں تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب نہیں، ہمارے پاس اس کا جواب نہیں ہے اس کی انکوائری کر کے ایوان کو بتائیں کہ یہ ایسے کیوں ہوا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں یہ چیک کر کے بتاؤں گا اس لئے کہ یہ ہمارے پاس جواب ہے یہ ہم نےalready بھجوا دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کی انکوائری کریں انکوائری کر کے بتائیں کہ ایوان میں کیوں نہیں ہے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! اس سوال کو pending کرتے ہیں اور میں کرنل صاحب سے اس پر detail میں جواب لوں گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: جناب سپیکر! جب بھی جواب آئے اس کو دوبارہ چھاپا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ سوال اس میں شامل ہوگا اور کرنل صاحب اس کی باقاعدہ انکوائری کر کے بتائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اچھا نوٹس لیا ورنہ یہ دیکھیں اس طرح کی جو لغزش ہے یہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح کرنے والی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! اس کی انکوائری کر کے ایوان کو رپورٹ دیں گے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1122 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1207 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1366 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمالیہ: منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*1366: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کمالیہ شہر کے ارد گرد گاؤں میں چرس، شراب اور ہیروئن کا دھندا سر عام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے عرصے سے اس گھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بُری طرح سے ناکام رہے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ کمالیہ پولیس نے سال رواں میں منشیات کا دھندہ کرنے والوں کے خلاف67مقدمات درج کئے ہیں اوران کے قبضہ سے155.665کلوگرام چرس، 40.050کلوگرام افیون،1.284 کلوگرام ہیروئن اور716بوتل شراب پولیس نے قبضہ میں لی ہے۔

(ج) مزید یہ کہSDPOاورSHOصاحبان کو ہدایات بھی جاری کر دی گئی ہیں کہ اپنے علاقہ تھانہ کے اندر منشیات فروشی کا دھندہ کرنے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور ان کے خلاف کارروائی کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے جز(ب)میں بتایا گیا ہے کہ منشیات کی اور شراب کی اتنی تعداد پکڑی ہے کیا یہ اسی سال کی ہے یا پچھلے سال کی بھی اس میں شامل کر دی گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! جز(ب) میں جوdetailبتائی ہے اس سال کی بھی اس میں شامل ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال کیا ہے یہ اس سوال کے دائرہ میں اُس وقت تک ہے جہاں تک ان کا سوال تھا کہ یہ جتنی بھی برآمدات ہوئی ہیں یہ اُس سال کی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ میرا اپنا شہر ہے اور میری یہاں پر رہائش ہے تو میں کرنل صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہاں پر انہوں نےdrugsکی بڑیquantitiesبتائی ہیں جو انہوں نے پکڑی ہیں تو اب کیا اس کے بعد یہ چیز اوپر لکھنا کہ یہ درست نہ ہے کہ یہاں پر منشیات فروخت ہو رہی ہیں یہ صحیح ہوگا؟ دیکھیں یہاں پرdrugsکا بہت بڑا مسئلہ ہے یہ آپ کا علاقہ راوی کیsideپر ہے تین

ڈویژنوں کے ساتھ اس کا بارڈر لگتا ہے اور یہاں پر drugs کا issue آج کا نہیں بڑا پرانا ہے یہ بات بارہا وہاں پر افسران کے نوٹس میں لائی گئی ہے لیکن شاید کوئی لوگ درمیان میں involved ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب سوال کے جز(الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ کمالیہ شہر کے ارد گرد گاؤں میں چرس شراب اور ہیروئن کا دھندا سر عام ہو رہا ہے اس کا جواب ہے کہ یہ درست نہ ہے اور جز(ب) میں وہ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آپ نے کہا ہے کہ اتنی منشیات قبضہ میں لی ہیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ اہم arms نہیں ہے جس طرح سوال کیا گیا ہے کہ Is it very common practice? No, it is not a very common practice there وہاں پر کوئی drugs barons ہیں low level والے high level والے یہ وہ کر رہے ہیں یہ جتنے بھی ہم نے confiscate کئے یہ اُن لوگوں سے ہم نے کئے۔ پولیس نے ان لوگوں پر raids کئے اور وہاں سے ساری confiscation ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ 155 کلو کی بات کر رہے ہیں، 155 گرام کی بات نہیں کر رہے۔ یہاں پر آپ quantities دیکھیں کیونکہ ابھی کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر کھلے عام فروخت نہیں ہو رہی اور اتنی زیادہ quantities پولیس نے پکڑ کر ریکارڈ میں show کر دی ہے اور جو ریکارڈ میں show نہیں ہوئی وہ کتنی ہو گی؟ دیکھیں میں یہ نہیں کہتا دراصل ایسے ہوا ہو یا نہ ہوا ہو لیکن اگر past ریکارڈ کو دیکھا جائے اس وقت جو ہماری current practices ہیں پولیس کی کہ جتنی چیز پکڑی جاتی ہے ضروری نہیں ہے کہ اتنی ہی ریکارڈ میں show بھی کی جائے، اگر اتنی زیادہ quantities میں آپ show کر رہے ہیں جو کہ تقریباً 200 kg plus بنتا ہے یہ افیون، چرس اور ہیروئن وغیرہ انہوں نے لکھی ہوئی ہے 200 کلو quantity یہ کہنے کی بات ہے جو drugs ہیں اور اس کے بعد پولیس اس چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ وہاں پر drugs فروخت ہو رہی ہیں یہ اندھیر نگری نہیں ہے تو کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم پولیس کو کریڈٹ دیں کہ اتنی large quantity میں انہوں نے یہ drugs پکڑی ہیں اس کے اوپر بڑی سختی سے قانون ہے ہمارے ساتھ ANF بھی مدد کر رہی ہے، پولیس کا محکمہ بھی اس میں involve رہتا

ہے اور میں پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں کوئی سر عام نہیں ہے چند drugs barons ہیں، چند لوکل ورکرز ہیں جو ان کے ساتھ کام کر رہے ہیں جو کہ یہ drugs لاتے ہیں اور یہاں سے یہ باقی علاقوں میں بھی جاتی ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ یہ اسی علاقے میں ہے اور یہاں پر ہی consume ہوتی ہے یہ باقی علاقوں میں transit ہوتی رہتی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! respectfully میں یہ چیز کہنا چاہوں گا کہ یہ کوئی آپ کی daily use کی consumer products نہیں ہے کہ shops openly کے اندر display کر کے بیچی جائیں گی، یہ drugs ہیں، یہ illegal content کو conceal کر کے sale کریں گے تو میرے خیال میں اس کا سدباب ہو سکتا ہے لہذا kindly اب اس پر تھوڑی سی زیادہ checking کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب! آپ اس پر مزید ایکشن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ احسن ریاض فتیانہ صاحب نے کہا ہے، میرا حلقہ کمالیہ اور تاندلیانوالہ کے ساتھ adjacent ہے تو جیسے کرنل صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ quantity وہ لکھی گئی ہے یہ بالکل ایسا نہیں ہے، بہت زیادہ تعداد میں جو ہمارا rural belt ہے، جو راوی کے ساتھ ساتھ ہے یہاں پر بہت زیادہ تعداد میں یہ کچی شراب اور یہ سارا دھندہ ہوتا ہے اور یہ بہت کم quantity ہے جو نوٹس میں آئی ہے اس سے کہیں زیادہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ پچھلے سال کی detail ہے جب یہ سوال پوچھا گیا تھا اس سال کی detail نہیں ہے کرنل صاحب کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ اس پر مزید ایکشن لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! quantity کو چھوڑ کر ہم نے اس کے تدارک کے لئے کیا کرنا ہے اس کے لئے کیا measures adopt کر رہے ہیں، ان شراب فروشوں اور ڈرگ مافیا سے ہماری جان کیسے چھڑائی جائے گی کیونکہ علاقے والے بہت پریشان ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جس دن اس پر بحث ہو گی اس دن آپ detail سے بات کیجئے گا اور کرنل صاحب نے commit کر لیا ہے وہ کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1421 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ٹریفک سیکٹر کی مد میں آمدن و اخراجات کی تفصیلات

*1421: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں سال 13-2012 کے دوران ٹریفک سیکٹرز کی مد میں حکومت کو کل کتنی آمدن ہوئی نیز سرکاری خزانے میں کل کتنی رقم جمع کروائی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ٹریفک پولیس لاہور کے سال 12۔2011 کے اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) ضلع لاہور میں ٹریفک پولیس کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں نیز یہ گاڑیاں کن کے استعمال میں ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سٹی ٹریفک پولیس لاہور نے سال 13۔2012 میں ٹریفک سیکٹرز سے چالان کی مد میں کل 46,29,46,386/۔ روپے سرکاری خزانے میں جمع کروائے گئے۔

(ب) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے سال 12۔2011 کے کل اخراجات 1,52,46,66,137/۔ روپے تھے۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس لاہور کے پاس کل 115 گاڑیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قسم گاڑی	تعداد	زیر استعمال
کار XLI	1	CTO لاہور
جیپ	6	STO Sadar(1)،STO City(1)،CTO(1) SP/HQrs(1)،CM Squad(1)، پائلٹ PM(1)
Vigo ڈبل کیبن	14	12 تمام DSSP ٹریفک لاہور، 2 سپیشل پائلٹ ڈیوٹی
Vigo سنگل کیبن	10	3 سپیشل سکواڈ، 3 پائلٹ (ذوالفقار کھوسہ، CM,Governor 4 کلوز LOS (2 نائٹ، 2 متفرق ڈیوٹی LOS لائنز)
پک اپ	12	4 ٹریفک سیکٹرز، 1 سرکل انار کلی، 2 سپیڈ گن، DSP1 سٹی، 1 وردی گودام، LOS line 3
فورک لفٹر	16	سرکل ڈیوٹیز
ایجوکیشن وین	1	ایجوکیشن ٹیم
ایمبولینس وین	1	LOS لائنز
بس	8	LOS لائنز متفرق ڈیوٹی

موبائل کنٹین	3	LOSلائنز متفرق ڈیوٹی
لرنروین	1	موبائل لرنروین
ٹرک	4	2بیریئر ڈیوٹی،LOS2 متفرق ڈیوٹی
بریک ڈاؤن	5	1سٹی ڈویژن،1صدر ڈویژن،VVIP1ڈیوٹی 1نواں کوٹ،1حاجی ٹرمینل
کار کلٹس	32	30سیکٹرز ڈیوٹی،1 LOSلائنز،1لائسنس ٹیسٹنگ
موبائل ورکشاپ	1	LOSلائنز متفرق ڈیوٹی

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: اس سوال کے جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ جو سی ٹی او، لاہور ہے اس کے پاس دو عدد گاڑیاں ہیں تو کیا محترم وزیر یہ نہیں سمجھتے کہ یہ سی ٹی او کے پاس دو گاڑیاں نہیں ہونی چاہئیں کیونکہ وہ لاہور شہر کے سی ٹی او ہیں، ان کے پاس دو گاڑیاں ہیں ایک ایکس ایل آئی کار اور دوسری وہ جیپ استعمال کر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں کہ ان کے پاس زیادہ گاڑیاں ہوں یا یہ کم کی جائیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ میں اگلا ضمنی سوال پوچھوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! یہ ابھی کی نہیں ہیں بلکہ پہلے سے ہی استعمال شدہ گاڑیاں ہیں اور یہ دو ہی ہوتی ہیں۔ جیپ جو ہے وہ normally across country کے لئے ہوتی ہے اگر اس نے across country جانا ہو تو پھر جیپ استعمال ہوتی ہے۔ یہ دو گاڑیاں ان کو authorized ہوتی ہیں اور وہ within the authorize limit اپنا کام کر رہا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سی ٹی او، لاہور کو جیپ دینا عجیب سا لگتا ہے، یہ ایسے ضلعوں کو کیوں نہیں دی جاتی جہاں پر جیپ کی ضرورت ہو، لاہور شہر کے اندر سی ٹی او کو جیپ کی کیا ضرورت ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! پہلے پولیس میں رواج ہی جیپوں کا تھا لیکن آج کل ہم نے جیپ discord کر دی ہے کیونکہ ان کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ یہ پرانی جیپیں ہیں جو استعمال ہو رہی ہیں جتنے بھی ڈی پی اوز ہیں ان کے پاس یہی جیپیں ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1477 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔58 کے تھانہ جات کی گاڑیوں کی تعداد و اخراجات کی تفصیلات

*1477: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد کے تھانہ جات و چوکیوں کے پاس سرکاری گاڑیوں کی تعداد و نمبر علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں یہ کن کن کے پاس ہیں؟

(ج) ان گاڑیوں کے لئے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم برائے مرمت، ڈیزل/پٹرول فراہم کی گئی؟

(د) کیا ان گاڑیوں کے لئے فراہم کردہ رقم کافی تھی، اگر ناکافی تھی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان تھانہ جات و چوکیوں کے پاس جو ناکارہ گاڑیاں ہیں ان کو replace کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حلقہ پی پی۔58 کا علاقہ تھانہ گڑھ اور تھانہ ماموں کانجن پر مشتمل ہے۔ تھانہ گڑھ میں دو سرکاری گاڑیاں نمبری FSP/6051، اور FSD/3908 موجود ہیں۔ تھانہ ماموں کانجن میں دو سرکاری گاڑیاں نمبری FSD/1106 اور FSD/4325 موجود ہیں۔

(ب) پی پی۔58 فیصل آباد کی حدود میں آنے والے ڈسٹرکٹ فیصل آباد کے دونوں تھانہ جات (تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ گڑھ) کی سرکاری گاڑیاں درست حالت میں کار سرکار انجام دے رہی ہیں اور ان میں سے کوئی گاڑی ناکارہ نہ ہے۔

(ج) پی پی۔58 میں ضلع فیصل آباد سے دو تھانہ جات (تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ گڑھ) کے علاقہ جات شامل ہیں ان تھانہ جات میں کار سرکار انجام دینے والی سرکاری گاڑیوں پر مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران فیول اور مرمت کی مد میں آنے والے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فراہم کردہ رقم کافی ہے۔

(ہ) سرکاری گاڑیاں درست حالت میں کار سرکار انجام دے رہی ہیں ان کو replace کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس سوال سے مطمئن ہوں اور یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میرے اگلے سوال کی باری نہ آئی تو kindly اس سوال کو pending کر دیا جائے وہ بہت important ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ میں دیکھتا ہوں۔ جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1478 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وزارت داخلہ کسی بھی صوبائی یا وفاقی حکومت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ صبح سے Question Hour ہو رہا ہے اور جس طرح سے غیر تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، محترمہ! یہ بات نہ کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ڈیڑھ سال گزر گیا ہے اور میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ جس طرح محکمے کی طرف سے غیر تسلی بخش جوابات آ رہے ہیں اور ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا ابھی تک اس سوال کا جواب نہیں آیا جبکہ یہ سوال انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں پر دہشت گردی کے واقعات ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! یہ کیا مذاق ہے، اس ایوان کو مذاق بنایا ہوا ہے، یہ دوسرا سوال ہے جس کا جواب ہمارے پاس یہاں نہیں ہے اور اس کو ڈیڑھ سال ہو چکا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ ایک ہفتے کے اندر اندر اس ایوان میں اس کی رپورٹ دیں گے۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں اس کی انکوائری کر کے ایوان کو بتادوں گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کی انکوائری آپ کے چیمبر میں ہونی چاہئے جس میں اس معزز ایوان کے ممبران بھی موجود ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ایک ہفتے کے اندر انکوائری کر کے اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1479 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: تھانہ جات کی عمارات کی صورتحال کی تفصیلات

*1479: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔58 فیصل آباد میں واقع تھانہ جات و چوکیوں کے نام بتائیں؟

(ب) ان تھانہ جات و چوکیوں کی اپنی عمارات کتنے کمروں پر مشتمل ہیں کس کس کی عمارت خستہ اور مخدوش حالت میں ہے؟

(ج) کس کس کی اپنی عمارت نہ ہے بلکہ کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ان کے دیگر کون کون سے مسائل ہیں کیا حکومت ان کی عمارات تعمیر کرنے اور ان کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) پی پی۔58 میں دو تھانہ جات (i) گڑھ (ii) ماموں کانجن ہیں اور تھانہ گڑھ کی ایک عارضی چوکی کنجوانی ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں 1۔ تھانہ گڑھ 4 کمروں، ایک برآمدہ اور ایک مال خانہ پر مشتمل ہے جس کی حالت خستہ ہے۔ 2۔ تھانہ ماموں کانجن 7 کمروں اور 2 برآمدوں اور ایک مال خانہ پر مشتمل ہے جس کی حالت تسلی بخش ہے لیکن مرمت درکار ہے۔

(ج) تھانہ گڑھ اور ماموں کانجن دونوں دیگر سرکاری محکموں کی عمارات میں ہیں جبکہ عارضی چوکی کنجوانی پرائیویٹ جگہ پر ہے لیکن کرایہ پر نہ ہے کیونکہ اہل علاقہ نے جگہ دے رکھی ہے۔

(د) ان دونوں تھانہ جات کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے محکمہ پولیس کے پاس زمین موجود نہ ہے جونہی زمین محکمہ پولیس کے نام ٹرانسفر ہو گی، بلڈنگز کی تعمیرات کے لئے فنڈز مہیا کئے جانے کا تحرک کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ accept کیا ہے کہ اس کی بلڈنگ بڑی خستہ ہے۔ اگر ان کو پتا ہے کہ یہ خستہ ہے تو پھر یہ prepare کیوں نہیں کی جا رہی ہے؟ دوسرا اس میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی بلڈنگ ہے جو انہوں نے acquire کی ہوئی ہے۔ یہ بتایا جائے کہ یہ کس ڈیپارٹمنٹ کی بلدنگ ہے اور کب سے انہوں نے acquire کی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جہاں پر ہمارے پکے تھانے نہیں ہیں یا زمین نہ ہونے کی وجہ سے ہم اسے حاصل نہیں کر سکے وہاں پر ہم نے مختلف تھانے مختلف کرایوں پر لئے ہوئے ہیں اور اس کا ہم کرایہ ادا کرتے ہیں۔ یہ rental buildings ہوتی ہیں باقی وہ محکمے جن کی جگہوں پر ہم نے تھانے بنائے ہیں وہ مواصلات و تعمیرات، اریگیشن اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی old buildings ہیں۔ ان عمارات میں ہم temporary طور پر تھانوں کو چلاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے ان دو تھانوں کا پوچھا ہے کہ یہ دو تھانے کس کے under ہیں کیونکہ انہوں نے بتایا ہوا ہے کہ وہ different departments میں ہیں؟ میں پوچھ ہی ان دو تھانوں کا رہا ہوں، میں پالیسی کے بارے میں نہیں پوچھ رہا ہوں۔ دوسرا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب سے دوسرے محکموں کی بلڈنگ میں بنے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ کے پاس detail ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس یہ information نہیں ہے لیکن میں بتادوں گا کہ یہ تھانے کن بلڈنگ میں ہیں اور کب سے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا ایک سوال یہ ہے کہ چلیں یہ تھانے کسی دوسرے محکمے کی بلڈنگ میں بھی ہیں لیکن زیر استعمال تو پولیس ہی ہیں اور ان میں انسان ہی بند ہوتے ہیں۔ اگر اللہ معاف کرے خستہ حالت کی وجہ سے بلڈنگ کو کوئی نقصان ہو جائے یا جس طرح سے ہمارے ہاں مون سون آتا ہے تو پھر ان کی جانوں کی ذمہ دار پولیس ہو گی یا کوئی اور ہو گا؟

جناب سپیکر! تیسری بات میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا پولیس ڈیپارٹمنٹ نے کبھی ان دو تھانوں کے لئے ضلع فیصل آباد سے زمین مانگی ہے کیونکہ کہا گیا ہے کہ اگر ہمیں زمین ملے گی تو ہم کریں گے تو کیا انہوں نے زمین مانگی ہے اگر مانگی ہے تو کب مانگی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! جہاں تک نئے تھانوں کا سوال ہے اس پر already ایک پالیسی formulate ہو گئی ہے ہمارا جو اگلا بجٹ آرہا ہے اس میں تقریباً 80 فیصد وہ تھانے جو اس وقت کسی دوسرے محکموں کی بلڈنگوں میں ہیں یا کرائے پر ہیں ان کے لئے ہم نے زمین کی نشاندہی کر لی ہے اور انشاء اللہ اگلے سال ان پر کام شروع ہو جائے گا۔ جہاں تک لاہور کے تھانے ہیں جو سرکاری بلڈنگوں میں ہیں یا کرائے پر ہیں ان کے لئے چیف منسٹر صاحب نے تین دن پہلے فنڈز مہیا کر دیئے ہیں انشاء اللہ نئے تھانے بنیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! یہ جو دو تھانوں کی نشاندہی کر رہے ہیں اس کو بھی اس پالیسی میں شامل کریں اور ان کی detail check کر لیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! اس میں کافی تھانے ہیں جو اس پالیسی میں آ گئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب! آپ ان دو تھانوں کی حالت بھی دیکھ لیں جس طرح وہ نشاندہی کر رہے ہیں تو یہ دو تھانے بھی اس پالیسی میں شامل کرا دیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں محترم منسٹر صاحب کے یہ نوٹس میں نہیں ہے کہ 1988 کے flood سے پہلے تھانہ گڑھ کی اپنی عمارت ہوتی تھی flood آنے کے بعد وہ عمارت destroy ہو گئی تھی اور اُس کے بعد سے وہ تھانہ محکمہ آبپاشی کے بنگلے میں بنا ہوا ہے۔ جہاں پہلے تھانہ ہوتا تھا وہ جگہ غائب ہو چکی ہے۔ اس طرح زمین پر قبضہ ہو جاتا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: کرنل صاحب اس کو چیک کر لیں گے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس پورے سوال میں جو جو چیز میں نے specifically پوچھی تھی اس کا مجھے کچھ نہیں بتایا گیا۔ سوال گندم تھا اور جواب چنا ملا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا مسئلہ ان دو تھانوں کے متعلق تھا ان کے بارے میں کرنل صاحب نے commit کر لیا ہے اور انشاء اللہ اس کو پالیسی میں شامل کریں گے۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں نے تو بتا دیا تھا کہ اریگیشن اور مواصلات و تعمیرات کی جگہ پر تھانے شفٹ ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل بھیرہ میں ایس ڈی پی او آفس کا قیام اور تعیناتی کا مسئلہ

*400: **ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ابھی تک تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں نہ تو SDPO کا آفس قائم کیا گیا ہے اور نہ ہی SDPO وہاں تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک SDPO آفس قائم کرنا چاہتی ہے اور کب تک وہاں SDPO تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں نہ توSDPOآفس قائم کیا گیا ہے اور نہ ہیSDPOتعینات کیا گیا ہے۔

(ب) متعلقہ ریجن / ضلع کی جانب سے تجویز برائے قائم کرنے Sub Police Division موصول ہونے پر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے منظوری حاصل کرکے ہی Sub Police Divisionکا دفتر قائم کرکےSDPOتعینات کیا جاتا ہے بمطابق ریکارڈ دفتر ہذا RPO/DPO Sargodhaکی جانب سےPolice Sub Divisionبھیرہ ضلع سرگودھا کی ابھی تک کوئی ایسی تجویز موصول نہ ہوئی ہے لہذا تجویز موصول ہونے پر دفتر متذکرہ قائم کرنے کا تحرک کیا جائے گا۔

لاہور: تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کی وارداتوں میں ملوث ملزمان کے چالان عدالتوں میں داخل کرنے کی تفصیلات

*1122: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ لاہور میں یکم جنوری2013 سے2013-6-30 تک ڈکیتیوں میں ملوث ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کتنے ڈکیتی کے واقعات میں لوٹا ہوا مال برآمد ہوا اور مالکان کو لوٹایا گیا؟

(ج) مذکورہ بالا واقعات میں ملوث کتنے ملزمان کے حتمی / عبوری چالان متعلقہ عدالتوں میں داخل کئے گئے، ایف آئی آرز کے نمبرز کے ساتھ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کا ایک مقدمہ عرصہ متذکرہ کے دوران درج ہوا جس میں پانچ ملزمان ملوث ہیں۔

(ب) Nil

(ج) مقدمہ ہذا میں تین ملزمان گرفتار ہو کر چالان مورخہ13-08-27ہوئے۔

عدالت میں لائے جانے والے قیدیوں کی گاڑیوں
میں ائر کنڈیشنز لگانے کی تفصیلات

*1514: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قیدیوں کو جیل سے عدالت میں جن گاڑیوں میں لایا جاتا ہے ان میں کتنے قیدیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گاڑیوں میں قیدیوں کی گنجائش سے زیادہ تعداد میں ٹھونسا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گاڑیوں میں ventilation کی جگہ بھی بہت کم اور تنگ ہوتی ہے جس کی وجہ سے قیدیوں کو سانس لینے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قیدیوں کی سہولت کے لئے مذکورہ گاڑیوں کو ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) قیدیوں کی آمدورفت کے لئے استعمال ہونے والی گاڑیوں میں گنجائش سے زیادہ قیدی نہیں بٹھائے جاتے۔ زیادہ قیدی ہونے کی صورت میں بڑی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں اور قیدیوں کی تعداد کم ہو تو چھوٹی گاڑیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ بڑی گاڑیوں میں چالیس افراد جبکہ چھوٹی گاڑیوں میں پچیس افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) یہ تاثر درست نہیں ہے۔ اگر قیدی ایک گاڑی میں گنجائش سے زیادہ ہوں تو دوسری گاڑی استعمال کی جاتی ہے پنجاب کے تمام اضلاع سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے کسی بھی ضلع میں گنجائش سے زیادہ قیدی ان گاڑیوں میں نہیں بٹھائے جاتے۔

(ج) چونکہ گاڑیوں میں عام گاڑیوں کی طرح کھڑکیاں اور شیشے نہیں لگے ہوتے اس لئے یہ تاثر ملتا ہے کہ گاڑیاں ہوادار نہیں ہیں دراصل ان گاڑیوں میں جالیاں لگی ہوتی ہیں جن سے ہوا کی آمدورفت آسانی سے ہوتی ہے اور سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی البتہ چونکہ ان گاڑیوں میں ائر کنڈیشنز نہیں لگے ہوتے اس لئے سخت گرم موسم میں گرمی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

(د) چونکہ ان گاڑیوں کی باڈی خاص ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اس لئے ان کو ائر کنڈیشنڈ نہیں کیا جا سکتا لہذا گاڑی کی باڈی کی ساخت ایسی ہے کہ محکمہ پولیس ان گاڑیوں کو

ائر کنڈیشنڈ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہاں اگر نئی گاڑیاں نئے ڈیزائن کے مطابق خریدی جائیں تو ان میں ائرکنڈیشنز کی سہولت مہیا ہو سکتی ہے۔

لاہور: تھانہ مزنگ میں ملازمین کی تعداد و جرائم کی صورتحال کی تفصیلات

*1558: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مزنگ لاہور میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا اس تھانہ میں ملازمین کی تعداد منظور شدہ strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) اس تھانہ میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے متعلقہ حکام مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ تھانہ میں سٹاف کی کمی کے باعث علاقے میں جرائم کو کنٹرول کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں؟

(ہ) مذکورہ تھانہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جرائم کی بتدریج کیا صورتحال رہی، اس کی سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) تھانہ مزنگ میں گریڈ 14 کے 5، گریڈ 9 کے 3، گریڈ 7 کے 6 اور گریڈ 5 کے 52 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) تھانہ مزنگ میں اس وقت SI-5, ASI-3, HC,6 FC,52 کی نفری تعینات ہے منظور شدہ strength FC-28,IP-1,ASI-5,HC-4 سے کم ہے۔

(ج) تھانہ مزنگ میں کمی نفری کو پورا کرنے کے لئے افسران مجاز کو request (درخواست) بھجوائی گئی ہے جلد کم نفری پورا ہونے کی توقع ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ سٹاف کی کمی کی علاقے میں جرائم کو کنٹرول کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے تاہم مناسب حالات کے باوجود علاقہ میں جرائم کی کمی کے سلسلہ میں تمام وسائل بروئے کار لائے جارہے ہیں۔

(ہ) تھانہ ہذا میں گزشتہ پانچ سال کے دوران مقدمات کے اندراج کی شرح ذیل ہے۔

سال 2008	=	724
سال 2009	=	757

سال2010	=	944
سال2011	=	949
سال2012	=	778

لاہور: تھانہ مزنگ میں گاڑی چوری مقدمات کی تعداد و برآمدگی کی تفصیلات

*1559: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ مزنگ لاہور میں01۔12۔12تا30۔03۔2013کے دوران کتنے گاڑی چوری کے مقدمات کااندراج ہوا،ان کی ایف آئی آرز،گاڑی نمبرز کی تفصیل سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(ب) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کون کون سے پولیس اہلکاران وافسران تفتیش کررہے ہیں ان کے نام،عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان میں سے کتنی گاڑیوں کی برآمدگی ہوئی اور کیایہ گاڑیاں ان کے مالکان کے حوالے کردی گئی ہیں،اگر نہیں توکیوں؟

(د) کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو ابھی تک برآمد نہیں ہوئی ہیں اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) ان گاڑیوں کی برآمدگی کروانے کے لئے متعلقہ تفتیشی پولیس اہلکاران نے کون کون سے مثبت اقدامات اٹھائے،ان کی تفصیل سے ایوان کوآگاہ کریں؟

(و) مذکورہ تھانہ کے متعلقہ ایس پی نے ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کیا کیااقدامات اٹھائے،کیا مذکورہ ایس پی ان گاڑیوں کی برآمدگی کے لئے کوئی سپیشل ٹاسک فورس بنانے کاارادہ رکھتے ہیں،اگرہاں توکب تک؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ(کرنل(ریٹائرڈ)شجاع خانزادہ):

(الف) مورخہ01۔12۔12تا30۔13۔13کے عرصہ کے دوران تھانہ مزنگ میں سرقہ شدہ گاڑیوں کےپندرہ مقدمات درج ہونا پائے گئے ہیں ایف آئی آرزاور گاڑیوں کے نمبرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مقدمات کی تفتیش اختر محمودSI/inv،عبدالحمیدSI/inv،اصغر علیASI/invمع دیگر عملہ عمل میں لارہے ہیں اور مسروقہ گاڑیوں کی برآمدگی کی کوشش جاری ہے۔

(ج) سرقہ شدہ گاڑیوں میں سے کار ہنڈا سٹی LWQ5201 برآمد ہوئی تھی جو حوالے اصل مالک کی جا چکی ہے۔

(د) چوری شدہ پندرہ گاڑیوں میں سے چودہ کی برآمدگی نہ ہوئی ہے جن کو ٹریس کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔

(ہ) سرقہ شدہ گاڑیوں کی برآمدگی اور مقدمات کی سرسبزگی کے لئے دفتر ایس پی صاحب CRO سے سارقان وہیکلز کی فہرستیں حاصل کرنے کے علاوہ سابقاریکارڈ یافتگان کو شامل تفتیش کرکے مقدمات کی سرسبزگی کی کوشش جاری ہے نیز انٹی کار لفٹنگ سٹاف سے بھی استفادہ کیا جارہا ہے۔

(و) ان گاڑیوں کی برآمدگی کے سلسلہ میں SDPO پرانی انارکلی کی نگرانی میں شعبہ آپریشنز اور انوسٹی گیشن کے افسران اور جوانوں پر مشتمل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جنہیں سارقان وہیکلز کی فہرستیں اور سابقاریکارڈ یافتگان کی فہرستیں دی گئی ہیں اور ذاتی طور پر مانیٹرنگ کی جارہی ہے۔

لاہور: چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار کی تفصیلات

*1605: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار لاہور کی بلڈنگ کتنے رقبہ پر ہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار میں اس وقت لاوارث بچوں کی تعداد کتنی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(د) بجٹ 14-2013 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو شالامار لاہور کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو شالامار لاہور کی بلڈنگ کا رقبہ 50 کنال 17 مرلے ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو شالامار میں اس وقت لاوارث 210 بچے اور 78 بچیاں موجود ہیں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں ان بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک پرائمری سطح تک کار جسٹرڈ سکول ہے جس میں 229 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سات ٹیچرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں پرائمری کی تعلیم کے بعد بچوں کو گورنمنٹ کے دوسرے تعلیمی اداروں میں داخل کروایا جاتا ہے۔اس وقت بارہ بچے اور سات بچیاں مختلف کلاسوں میں مختلف تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو بجٹ 14۔2013 کے لئے چھتیس کروڑ چھہتر لاکھ پندرہ ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

سرگودھا: تھانہ جھال چکیاں میں قتل کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*1750: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ جھال چکیاں سرگودھا میں یکم جون 2013 سے 30۔جون 2013 کے دوران قتل کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا۔ان کے نمبرز مقدمہ و تاریخ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان قتل کے مقدمات کی کون کون سے پولیس اہلکاران وافسران تفتیش کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ج) ان قتل کے مقدمات میں کون کون سے مقدمہ کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے مقدمات ہیں جن کے ابھی تک ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اور کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ قتل کے جن مقدمات کے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے وہ پولیس اہلکاران کی ملی بھگت کے باعث تاخیر کا شکار ہیں اگر ایسا نہیں تو ان ملزمان کی گرفتاری کب تک عمل میں آجائے گی،ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا ڈی پی او سرگودھا مذکورہ قتل کے ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مذکورہ عرصہ کے دوران قتل کے چار مقدمات ہوئے جن کی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ مقدمہ نمبر 290/13 بجرم 302/34
2۔ مقدمہ نمبر 292۔13 بجرم 302/324
3۔ مقدمہ نمبر 294۔13 بجرم 302/324/109
4۔ مقدمہ نمبر 296/13 بجرم 302 ت پ

(ب) مقدمہ نمبر 13/290 (ناصر حسین SI) 2۔مقدمہ نمبر B/292 عزیز احمد SI
3۔مقدمہ نمبر 13/294 (عزیز احمد SI 4۔مقدمہ نمبر 13۔/296 (محمد اکرم SI)

(ج) مقدمہ نمبر 13/294 اور 13/296 میں تمام ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ مقدمہ نمبر 13/292 میں ایک ملزم گرفتار جبکہ دو مجرم اشتہاری ہیں۔مقدمہ نمبر 13/290 میں تین ملزمان شامل تفتیش ہیں جن کی گنہگاری یا بے گناہی بقایا ہے۔

(د) مقدمہ نمبر 13/292 میں 2 ملزمان مجرمان اشتہاری ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے انشاء اللہ ان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا گرفتاری کی تاخیر میں کسی بھی پولیس اہلکار کی ملی بھگت نہ ہے۔

(ہ) دوکس مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے SDPO صدر اور SHO تھانہ جھال چکیاں کو سختی سے ہدایات کی گئی ہیں کہ ان مجرمان اشتہاری کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

ریسکیو 1122 کی جانب سے ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ کا قیام ودیگر تفصیلات

*2056: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکو 1122 نے ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ قائم کر دیا ہے، جس کا مقصد لوگوں میں ایمرجنسی کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنا ہے؟

(ب) ساؤتھ پنجاب کے کن کن علاقوں میں پنجاب ایمرجنسی سروس ریسکیو نے پبلک ریلیشن ونگ قائم کیا ہے، ان علاقوں کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ساؤتھ پنجاب میں پبلک ریلیشن ونگ کے انچارج کون ہیں نیز ان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں اور ساؤتھ پنجاب کے کس شہر میں اس کا ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ریسکیو 1122 کا مقصد حادثات میں فوری ریسکیو کی فراہمی اور حادثات سے روک تھام کا مؤثر نظام وضع کرنا ہے تاکہ محفوظ معاشرے کی تعمیر ممکن ہو سکے۔اس سلسلے میں عوامی آگاہی مہم اور حادثات کی روک تھام کا شعور اجاگر کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع میں

پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں کو ڈسٹرکٹ ایمرجنسی افسران کی نگرانی میں آڈیو، ویڈیو کیمرہ مین اور ریسکیو سیفٹی افسران سرانجام دے رہے ہیں جو کمیونٹی کی سطح پر حادثات کی روک تھام کے لئے عوامی شعور بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے مؤثر رابطہ رکھتے ہیں تاکہ عوام الناس اس سروس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ سکیں اور لوگوں میں ایمرجنسی کے حوالے سے آگاہی اور حادثات سے بچاؤ کے لئے احساس تحفظ بیدار کیا جا سکے۔

(ب) ساؤتھ پنجاب میں ضلعی ڈویژن جن میں ملتان، ڈی جی خان، رحیم یار خان اور بہاولپور شامل ہیں، میں آڈیو، ویڈیو کیمرہ مین ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسرز کے زیر نگرانی جبکہ باقی اضلاع جن میں راجن پور، مظفر گڑھ، خانیوال، وہاڑی، بہاولنگر، لودھراں، لیہ، بھکر شامل ہیں، میں ریسکیو سیفٹی آفیسرز، ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسرز کی زیر نگرانی پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہیں۔

(ج) ساؤتھ پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ ایمرجنسی افسران پبلک ریلیشنز کے بھی انچارج ہیں۔ ملتان میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے چینل کے ریجنل دفاتر کی موجودگی کے سبب پبلک ریلیشنز کی سرگرمیوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر ڈاکٹر فرحان خالد ان سرگرمیوں کے انچارج ہیں ان کی مدد کے لئے ریسکیو 1122 ہیڈکوارٹر کی طرف سے انہیں تمام وسائل و مراعات بھی فراہم کی گئی ہیں جن میں آفس کمپیوٹر، ٹیلیفون، انٹرنیٹ کنکشن اور آفس ڈیوٹی کی گاڑیاں شامل ہیں۔اس کے علاوہ ضلعی انچارج ڈاکٹر فرحان خالد کو وقتاً فوقتاً ضروری پالیسی گائیڈ لائنز بھی فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ جنوبی پنجاب میں ریسکیو1122 کی عوامی آگاہی سرگرمیاں احسن طریقے سرانجام دے سکیں اور حادثات کی روک تھام اور بہتر مینجمنٹ کے لئے عوامی شعور و آگہی کے لئے زیادہ بہتر اقدامات کئے جا سکیں۔

ضلع فیصل آباد: تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2103: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) مذکورہ تھانہ جات میں سے کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ عمارات میں ہیں؟

(ج) مالکان پرائیویٹ عمارات کو کل کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے؟

(د) سال10۔2009تا13۔2012کے دوران کس کس تھانہ کی عمارت کی مرمت کی گئی،اس پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ہ) حکومت14-2013کے دوران مذکورہ ضلع کے کسی تھانہ کی نئی عمارت کی تعمیر کا کوئی ارادہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل تھانہ جات کی تعداد40ہے۔

(ب) تین تھانہ جات (تھانہ مدینہ ٹاؤن، منصورہ آباد اور نشاط آباد) کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں جبکہ باقی سرکاری عمارات میں ہیں۔

(ج) مالکان پرائیویٹ عمارات کو کل57088روپے کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

(د) سال10۔2009تا13۔2012کے دوران مندرجہ ذیل تھانہ جات کی مرمت کروائی گئی ہے اور اس پر3868125روپے خرچ کئے گئے ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پولیس ڈیپارٹمنٹ ضلع فیصل آباد نے سال14۔2013میں جناب آئی جی پی پنجاب لاہور کو مندرجہ ذیل نئی عمارات بنوانے کے لئے کیس بھجوائے ہیں۔

1۔	تھانہ کھرڑیانوالہ	2۔	تھانہ جھنگ بازار،
3۔	تھانہ سٹی جڑانوالہ	4۔	تھانہ سمن آباد
5۔	تھانہ نشاط آباد	6۔	تھانہ ساندل بار
7۔	تھانہ روڈالہ روڈ	8۔	تھانہ مدینہ ٹاؤن۔

راولپنڈی ڈویژن: پٹرولنگ پولیس میں کانسٹیبلز کے امتحانات و ترقیوں کی تفصیلات

*2222: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں پنجاب پٹرولنگ پولیس میں تعینات کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل ترقی کے لئے محکمانہ امتحانات لیا گیا تھا اگر ہاں تو یہ امتحان کب ہوا اور کتنے کانسٹیبلز نے یہ امتحان پاس کیا تھا؟

(ب) کیا جن ملازمین نے بطور ہیڈ کانسٹیبل ترقی کے لئے امتحان پاس کیا تھا ان کو پروموٹ کر دیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت ان کو پروموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) راولپنڈی ریجن میں مورخہ 11۔09۔10 کو SP/PHP راولپنڈی ریجن افضال احمد کوثر صاحب کی زیر نگرانی امتحان لسٹ B-1 برائے ترقی کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل لیا گیا جس میں 57 کانسٹیبلان نے کامیابی حاصل کی جبکہ بعد ازاں مورخہ 12۔11۔19 کو دوبارہ امتحان لسٹ B-1 برائے ترقی کانسٹیبل سے ہیڈ کانسٹیبل زیر نگرانی SP/PHP، لاہور ریجن حشمت کمال صاحب لیا گیا جس میں 19 کانسٹیبلان نے کامیابی حاصل کی۔

(ب) راولپنڈی ریجن اور دیگر تمام ریجن ہائے پنجاب میں پہلے سے ہیڈ کانسٹیبل کے عہدہ پر ترقی پانے والے ملازمان کو بحوالہ آرڈر نمبر T&T/27۔14019 مورخہ 13۔12۔20 کو ASI کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی ہے اور ان کی جگہ ہیڈ کانسٹیبل کی سیٹیں خالی ہوئی ہیں جو تمام ریجنل SP کو بحوالہ لیٹر نمبر T&T/99۔14192 مورخہ 13۔12۔20 کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ تمام ریجن ہائے پنجاب میں ہیڈ کانسٹیبل کی ترقی کے لئے منتظر اہل کانسٹیبلان کو مورخہ 2014۔01۔10 تک حسب ضابطہ پروموٹ کیا جائے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن: ہیڈ کانسٹیبلز کی ترقی کی تفصیلات

*2238: میاں طارق محمود: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں ہیڈ کانسٹیبل سے اے ایس آئی ترقی کے لئے جو کورس اور امتحان ہے وہ تقریباً 1500 سے زائد کانسٹیبل نے چار سال پہلے کا پاس کر لیا ہوا ہے مگر ان کو ترقی نہیں دی جا رہی ہے؟

(ب) ان ملازمین کو ترقی نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں نیز کب تک ان کو ترقی دے دی جائے گی؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) بمطابق ریکارڈ گوجرانوالہ ریجن کے کل 1379 ہیڈ کانسٹیبلان نے انٹر میڈیٹ HC کلاس کورس پاس کیا ہوا ہے جو پروموشن بطور اے ایس آئی کے لئے ضروری ہے۔ گوجرانوالہ ریجن میں اے ایس آئی کی ویکنسیز / سیٹیں خالی نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ترقی نہ دی جا رہی ہے۔ بمطابق پنجاب پولیس آرڈیننس 2013 اے ایس آئی کی خالی سیٹوں میں سے 25 فیصد

اے ایس آئی ہیڈ کانسٹیبلز جو کہ بی اے پاس ہوں میں سے نئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔بقیہ 75فیصد پر ہیڈ کانسٹیبلان جو کہ انٹر میڈیٹ کلاس کورس پاس ہوں میں سے ترقیاب کئے جاتے ہیں گوجرانوالہ ریجن میں دوسری ریجنوں کے اے ایس آئی /ایس آئی بھی تبادلہ کروا کرآجاتے ہیں جس وجہ سے اے ایس آئی کی ایس آئی عہدہ پر ترقی کم ہو جاتی ہے اور HCs کی اے ایس آئی کے عہدہ پر بھی ترقی کم ہوتی ہے۔

(ب) بمطابق پولیس رولز 1934 باب نمبر13.9 جز1 ہر ضلع میں پرموشن لسٹ "D" ان ہیڈ کانسٹیبلان کی تیار کی جاتی ہے جو انٹر میڈیٹ کلاس کورس پاس ہوں اور ڈی آئی جی صاحب نے ترقی بعہدہ اے ایس آئی کے لئے موزوں قرار دیا ہو۔بمطابق پولیس رولز1934 باب نمبر 13.1 جز1 ایک عہدہ سے دوسرے عہدہ میں ترقی کے لئے سنیارٹی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے منتخب کیا جاتا ہے مزید برآں قابلیت ،ایمانداری ،کارکردگی اور ٹریننگ کورسز کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ریجن میں اے ایس آئی کی ویکنسیز / سیٹیں خالی نہ ہونے کی وجہ سے کورس پاس ہیڈ کانسٹیبلان کو ترقی نہ دی جارہی ہے جیسے ہی ویکنسیز / سیٹیں خالی ہوں گی ان کو آرڈر آف میرٹ کے مطابق ترقی دے دی جائے گی۔

HCs جو اے ایس آئی کے لئے کورس کر چکے ہوتے ہیں ان کو اے ایس آئی ترقی دینے کا پولیس رولز میں کوئی وقت مقرر نہ ہے۔

لاہور: تھانہ گڑھی شاہو میں گاڑی چوری کے مقدمات کا اندراج و برآمدگی کی تفصیلات

*2255:ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں مورخہ 12۔04۔01 سے 12۔04۔20 کے دوران گاڑی چوری کے کتنے مقدمات کا اندراج ہوا، مقدمہ وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی گاڑیاں برآمد ہو چکی ہیں اور کتنی گاڑیاں مالکان کے حوالے کی گئیں، آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنی گاڑیاں ایسی ہیں جو ابھی تک برآمد نہ ہو سکیں، ان کی برآمدگی کے لئے اب تک متعلقہ پولیس نے کیا کارروائی کی، گاڑی وار مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟
(د) جو گاڑیاں اب تک برآمد نہ ہو سکیں ان کی برآمدگی کے لئے متعلقہ ایس پی کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) مطابق رپورٹ SDPO درج شدہ عرصہ کے دوران دو مقدمات کا اندراج ہوا۔
1۔ مقدمہ نمبر 85/12 مورخہ 12۔4۔12 جرم 381/A تھانہ گڑھی شاہو لاہور میں رپورٹ عدم پتا مورخہ 12۔7۔10 کو مرتب ہوئی۔
2۔ مقدمہ نمبر 86/12 مورخہ 12۔4۔13 جرم 381/A گڑھی شاہو لاہور میں ملزمان بعدم برآمدگی حوالات جوڈیشل ہوئے۔
(ب) دونوں مقدمات میں کوئی گاڑی برآمد نہ ہوئی ہے۔
(ج) دونوں مقدمات میں کوئی گاڑی برآمد نہ ہوئی ہے سابقہ ریکارڈ یافتگان کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔
(د) متعلقہ ڈی ایس پی وانچارج انوسٹی گیشن کو خصوصی طور پر بریف کیا گیا ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ میں ڈی ایس پی کی تعیناتی و دفتر بنانے کی تفصیلات

*2347: مہر محمد فیاض: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع جہلم کی تحصیل دینہ میں قیام سے اب تک ڈی ایس پی پولیس کی تعیناتی اور نہ ہی ڈی ایس پی کے آفس کے لئے کوئی عمارت تعمیر کی گئی ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل دینہ آج بھی تھانہ صدر جہلم کے زیر انتظام ہے؟
(ج) مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر کیا حکومت تحصیل دینہ میں ڈی ایس پی کی تعیناتی کرنے کے علاوہ ڈی ایس پی آفس کی عمارت بھی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تحفظ ماحول/داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) حکومت پنجاب نے تحصیل دینہ کو پولیس سب ڈویژن قرار دینے کا باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اور نہ ہی سب ڈویژنل پولیس افسر کے دفتر کے لئے کوئی عمارت مختص تعمیر کی گئی ہے۔
(ب) یہ درست ہے کہ تحصیل دینہ پولیس صدر سرکل کے زیر انتظام ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

لاہور:279 ٹریفک وارڈنز کو ملازمت سے برخاست کرنے کی تفصیلات

*2580: میاں محمود الرشید: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ٹریفک پولیس آفیسر کے حکم سے 279 ٹریفک وارڈنز کو ملازمت سے نکال دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ٹریفک وارڈنز کے خلاف کوئی باقاعدہ محکمانہ انکوائری نہیں کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا وارڈنز کو شوکاز نوٹس ان کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے بعد جاری کئے گئے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا وارڈنز کو ملازمت پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) سٹی ٹریفک پولیس لاہور سے 279 نہیں بلکہ 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز نے SRC برانچ کے عملہ کے ساتھ مل کر بدیانتی سے ریکارڈ میں ردوبدل کر کے خود کو غلط طور پر کنفرم کروایا جو کہ جرم ثابت ہونے پر ان کو برطرف کر دیا گیا تھا۔

(ب) گزارش ہے کہ اپریل 2012 میں سٹی ٹریفک پولیس، لاہور کے ٹریفک وارڈنز کی کنفرمیشن عمل میں لائی گئی جس میں اس ضمن میں شکایات سامنے آنے پر 2013-06-01 کو ایک سکروٹنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ کنفرمیشن لسٹ میں کنفرمیشن معیار پر پورا نہ اترنے والے ٹریفک وارڈنز و لیڈی ٹریفک وارڈنز کو point out کرنا تھا جنہوں نے اپنی سکروٹنی رپورٹ پیش کی جس کے مطابق 334 ٹریفک وارڈنز کے اعمال نامہ میں محکمانہ سزاؤں سمیت مختلف قسم کے ردوبدل اور اندراج کے نہ ہونے کا انکشاف ہوا جس پر قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے فوراً تھانہ چوہنگ میں مقدمہ نمبر 909/13 مورخہ 2013-08-21 بجرم 471/468/420 ت پ اور (C)155 پولیس آرڈر 2002 درج رجسٹر کروایا گیا مزید یہ کہ مذکورہ 334 ٹریفک وارڈنز کو متعلقہ SPs صاحبان کی طرف سے

حسب ضابطہ شوکاز نوٹس جاری کئے گئے اور فرداً فرداً سماعت کیا گیا جس میں سے 252 ٹریفک وارڈنز / لیڈی ٹریفک وارڈنز کا جرم ثابت ہونے پر تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے محکمہ سے برطرف کر دیا گیا لہذا مذکورہ ٹریفک وارڈنز کو جعلی اسناد کی وجہ سے نہیں بلکہ ریکارڈ میں ردوبدل کرنے کی بناء پر برطرف کیا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں! یہ بات درست ہے۔

(د) اس ضمن میں گزارش ہے کہ جناب CCPO لاہور نے ان تمام برطرف شدہ ٹریفک وارڈنز کو نوکری پر بحال کر دیا ہے۔

صوبہ میں جنسی زیادتی کے واقعات میں اضافہ کی تفصیلات

*2636: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں خواتین اور بچیوں سے جنسی زیادتی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) سال 2010 سے سال 2013 تک جنسی زیادتی کے واقعات کی کل تعداد کتنی ہے سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حکومت اس جرم پر قابو پانے کے لئے کیا خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ):

(الف) خواتین اور بچیوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے مقدمات کی تعداد درج ذیل ہے۔

(ب)

	2010	2011	2012	2013
ریپ	2621	2278	2688	2728
گینگ ریپ	262	243	228	208

(ج) مذکورہ بالا کیسوں میں پولیس کے اعلیٰ افسران از خود تفتیش کرتے ہیں تاکہ ملزمان قرار واقعی سزا سے بچ نہ سکیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔جناب سپیکر!8۔دسمبر بروز سوموار چونکہ فیصل آباد میرا شہر ہے جو انتہائی پرامن شہر ہے۔ وہاں پر تاجر، صنعتکار، مزدور ہیں اور وہ میاں نواز شریف کے چاہنے والوں کا شہر ہے۔ وہاں 8۔دسمبر کو "سی پلان" کے ذریعے ملک کے اندر فسطائیت، فتنہ، فساد، غیر اخلاقی، غیر قانونی سرگرمیوں اور بدمعاشی کی جس سیاست کا آغاز پی ٹی آئی نے کیا اس کے تحت عمران خان نے call دی۔ آپ نے، اس معزز ایوان کے تمام معزز ممبران، میڈیا کی آنکھ اور پاکستان کے طول و عرض میں رہنے والے تمام شہریوں نے یہ دیکھا کہ اس نے کہا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! Speech نہیں، مختصر سی بات کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر بات طے ہو گئی تھی۔ اگر یہ پھر شروع کریں گے تو بحث شروع ہو جائے گی۔۔۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کو آپ taken as granted لیں کیونکہ انہوں نے یہاں کوئی ایسی بات لازمی فرمانی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ شیخ صاحب! آپ کسی کی ذات پر بات نہ کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں پُرامن شہریوں اور تاجروں کو للکار کر کہا گیا کہ میں تمھیں ایک دن کی تکلیف دینے آرہا ہوں۔ تم نے اپنے کاروبار بند رکھنے ہیں اور میں دکانیں خود بند کرادوں گا۔ وہاں پر زبردستی دکانیں بند کرانے کی کوشش کی گئی اور violence کیا گیا۔ پورا شہر کھلا تھا، پورے شہر کی سڑکیں کھلی تھیں۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں پر یہ decide ہوا تھا کہ جب تک کمیٹی کی رپورٹ نہیں آتی اس وقت تک یہاں کوئی discussion نہیں ہو گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! یہ decide ہوا تھا اور لاء منسٹر صاحب نے یہ commit کیا تھا کہ جب تک اس پر کمیٹی کی رپورٹ نہیں آئے گی اس پر بات نہیں ہو گی، کل اس پر بہت زیادہ بات ہوئی ہے جس دن اس پر کمیٹی کی انکوائری رپورٹ آئے گی اس دن میں آپ کو پورا موقع دوں گا کہ آپ اس پر بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو حق نواز وہاں پر ہلاک ہوا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ سب نے دیکھا، آپ اس وقت تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وہ معصوم بچہ وہاں پر گیا بلکہ اس کو ورغلا کر وہاں لے گئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہم آپ کی پوری بات سنیں گے جب رپورٹ آ جائے گی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! وہاں اس کی ہلاکت ہوئی، وہ ہمارا بیٹا ہے اور قوم کا بیٹا ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہمیں بھی اس کی ہلاکت کا دکھ اور افسوس ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں اس کے خاندان کے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ جو ہلاک شدہ بچہ ہے، اس کے والدین سے پوچھیں، ان ہنگاموں کی وجہ سے اس کی جان گئی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، ڈاکٹر صاحب! آپ تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پی اے سی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مختار احمد بھرتھ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "حکومت پنجاب کے حسابات اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13-دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 10-2009 اور 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قاضی عدنان فرید صاحب پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات اوران پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 کے بارے میں پی اے سی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008، 11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال03-2002،04-2003،05-2004، 09-2008،11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ13۔دسمبر2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال03-2002،04-2003،05-2004، 09-2008،11-2010 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ13۔دسمبر2014 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت اہم مسئلہ ہے کل فیصل آباد میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پھر آپ بات کر رہی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں وہ بات نہیں کر رہی، آپ کے منع کرنے کے باوجود وہ بات کرنے سے نہیں رُکے لیکن میں ایک پولیو کے patient کی بات کر رہی ہوں کہ جیسے کل وہاں مار دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے لاہور میں واقعہ ہوا ہے اور ایک طرف تو ہم پولیو کی مہم چلا رہے ہیں اور ایک طرف تو وزیرستان میں دہشت گردی کی لسر کم ہو گئی ہے لیکن لاہور اور فیصل آباد میں ایسے واقعات کیوں ہو رہے ہیں کہ ایک بے چارے پولیو کے patient کو کل مار دیا گیا ہے۔ معذور لوگوں پر کیوں اس طریقے سے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس وقت ہیلتھ منسٹر موجود نہیں، اگر وہ ہوتے تو آپ کو اس پر detail جواب دے دیتے۔ جب وہ آ جائیں گے تو کل ان سے جواب لے لیں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں لاء اینڈ آرڈر کا بھی مسئلہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جس دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی تو آپ بات کر لینا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے لیکن آپ دیکھیں کہ اس ملک میں انسانی جانوں کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے تو ہم اس ایوان کے اندر کس لئے بیٹھے ہوئے ہیں؟ یہاں ہر روز اموات ہو رہی ہیں، حکومت کے ادارے اس کا تحفظ نہیں کر رہے ہیں اور خود ہی مار رہے ہیں۔ یہ کوئی طریق کار ہے؟ ہم یہاں پر کیا کرنے آتے ہیں، کیا صرف تنخواہیں لینے آتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! انہوں نے آپ کی بات note کر لی ہے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر محمود الرشید صاحب نے اپنا استعفٰی جمع کروایا ہوا ہے اور وہ نہیں آرہے ہیں جس کی وجہ سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی میٹنگز نہیں ہو رہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس میں کوئی راستہ بنائیں اور ہم میٹنگ میں بیٹھ کر نیا چیئرمین بنالیں گے۔۔۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب اس معاملے کو دیکھ رہے ہیں، میں بھی اس میٹنگ میں آؤں گا انشاءاللہ اسے دیکھتے ہیں۔ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 21 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 27 میاں نوید علی صاحب کی ہے۔ جناب نذر حسین صاحب آپ نے کل تحریک کو pending کے لئے کہا تھا اس کا جواب آیا ہے؟

ڈی سی او پاکپتن کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف سازش کر کے سیاسی ساکھ کو نقصان پہنچانا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب تو موصول نہیں ہوا لیکن میری استدعا ہے کہ بادی النظر میں یہ ثابت ہوا ہے تو اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور ایک مہینے کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 30 محترمہ کنول نعمان صاحبہ کی طرف سے ہے۔

ایس ایس پی ٹریفک لاہور، وارڈن اور دیگر عملہ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

محترمہ کنول نعمان: شکریہ۔جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 5۔دسمبر 2014 کو بوقت ساڑھے پانچ بجے اپنی گاڑی نمبری LEA–8281 جس کے فرنٹ پر پنجاب اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ نمبر پلیٹ بھی لگی ہوئی تھی پر ماڈل ٹاؤن لنک روڈ راجہ صاحب سٹور کے سامنے کھڑی کر کے راجہ صاحب سٹور میں گئی اور میرا ڈرائیور گاڑی کے اندر ہی بیٹھا تھا۔ میں پانچ منٹ کے بعد جب راجہ صاحب سٹور سے باہر آئی تو میری گاڑی وہاں موجود نہیں تھی۔ میں نے وہاں پر موجود لفٹر میں بیٹھے وارڈن سے پوچھا کہ یہاں پر میری گاڑی کھڑی تھی وہ کدھر ہے جس پر وارڈن موصوف نے بتایا کہ میں نے وہ گاڑی یہاں سے پیس مارکیٹ کے قریب بھجوا دی ہے۔ میں نے کہا کہ باقی ساری گاڑیاں تو یہاں کھڑی ہیں لیکن آپ نے صرف میری گاڑی یہاں سے بھجوا دی ہے۔ میں ایم پی اے ہوں، گاڑی پر اسمبلی کی طرف سے جاری کردہ نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی اور میں پانچ منٹ کے اندر ہی واپس آ گئی ہوں۔ جس پر لفٹر میں موجود وارڈن نے کہا کہ آپ کو یہیں سے سمجھ جانا چاہئے کہ میرے نزدیک ممبران اسمبلی کی کتنی وقعت ہے۔اگر آپ نے حکام بالا سے یا کسی بھی فورم پر میری شکایت کرنی ہے تو ضرور کریں اور یہ بھی دیکھ لیں کہ سوائے آپ کی گاڑی کے باقی سب گاڑیاں یہاں موجود ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ نے یہ اچھا نہیں کیا جس پر اس نے مجھ سے انتہائی بدتمیزی کی۔ میں اگلے دن ان کے انچارج ایس ایس پی (طیب صاحب) کے آفس گئی تاکہ میں اس وارڈن کے بارے میں شکایت درج کرا سکوں تو مجھے بتایا گیا کہ طیب صاحب آفس میں موجود نہیں ہیں تو میں ان کے سٹاف کو اپنا فون نمبر دے کر وہاں سے چلی گئی کہ جب بھی وہ آئیں مجھ سے بات کرا دینا۔ بعد میں مجھے ندا نامی خاتون کا فون آیا کہ طیب صاحب پوچھ رہے ہیں کہ آپ کا کیا مسئلہ ہے تو میں نے اسے پانچ تاریخ والے سارے واقعہ کے بارے میں بتایا تو ندا نے کہا کہ ہم اسے دیکھیں گے لیکن اس دن سے لے کر آج تک ان کا فون آیا اور نہ ہی انہوں نے میرا فون attend کیا۔ایک طرف تو وارڈن نے مجھ سے بطور ممبر صوبائی اسمبلی انتہائی بدتمیزی کی پھر جب میں اس کی شکایت کرنے کے لئے ایس ایس پی (طیب صاحب) کے پاس گئی تو وہ مجھ سے ملے اور نہ ہی ٹیلیفون کیا بلکہ جس ندا نامی خاتون نے فون کیا بعد میں اس نے بھی کوئی response نہیں دیا۔یہ روّیہ ممبران اسمبلی کے ساتھ انتہائی نامناسب

ہے۔جملہ ملازمین اور افسران کے انتہائی ہتک آمیز روّیہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ میں بطور ممبر اسمبلی اپنی شکایت یہاں درج کرا رہی ہوں لیکن باقی عوام کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا اور مخصوص ایک بندے کو ٹارگٹ کر کے نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے؟ میں rules کے against نہیں چلتی، آج تک یہ میرا ریکارڈ ہے اور باقی آپ میرا پتا کرلیجئے۔ میں نے کبھی Law break نہیں کیا جبکہ میرا ڈرائیور بھی موجود تھا تو میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا گیا؟ صرف میری گاڑی کو لے جایا گیا باقی تمام لوگوں کی گاڑیاں وہاں موجود تھیں اور ان میں ڈرائیور بھی موجود نہیں تھے انہیں کچھ نہیں کہا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ تحریک بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے اور ایک ماہ کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق نمبر 18 ہے اور یہ 30 نمبر پڑھی جا رہی ہے تو میری تحریک استحقاق کیوں نہیں take up کی جا رہی، کیا میرے استحقاق اور دوسرے ممبران کے استحقاق میں فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔آپ کا استحقاق بالکل تمام ممبران کے برابر ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! تو پھر میری تحریک استحقاق نمبر 18 کدھر ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب کے پاس ان کے دفتر میں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور یہ سپیکر صاحب کے پاس پڑی ہے اگر تحریک استحقاق نمبر 30 آج یہاں پر read ہو سکتی ہے تو وہ کیوں نہیں ہو سکتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سپیکر صاحب جس دن آتے ہیں میں ان کے پاس آپ کے ساتھ چلوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے پھر بتادیں کہ کدھر ہے یا پھر مجھے تحریک استحقاق پڑھنے کی اجازت دی جائے یا نہیں تو پھر reject کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس یہاں پر نہیں ہے، سپیکر صاحب جس دن آ گئے میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس پر ruling دیں یا مجھے بتائیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے علم میں نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یا پھر گم ہو گئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، گم نہیں ہوئی۔ سپیکر صاحب کے پاس ہے وہ اس پر جو decision کریں گے۔ فتیانہ صاحب! اس کو دیکھتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1096/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے انہوں نے ابھی یہ تحریک پڑھنی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1098/14 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

محکمانہ غفلت کی بناء پر گاڑیوں کے سلنڈر پھٹنے کے واقعات

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 31۔اکتوبر 2014 کی اشاعت میں ہے کہ "چنیوٹ، سلنڈر پھٹنے سے وین میں آگ لگ گئی، تین مسافر زندہ جل گئے، سولہ زخمی"۔ تفصیل یوں ہے کہ فیصل آباد سے چنیوٹ آنے والی مسافر وین جب بائی پاس پر سیم نالہ کے قریب پہنچی تو اس میں گیس لیک ہونے کی وجہ سے اچانک آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں مسافر وین میں سوار تین مسافر زندہ جل گئے جبکہ سولہ جھلس کر شدید زخمی ہو

گئے۔یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں پنجاب بھر کے چھوٹے سے لے کر بڑے شہروں تک ہر شہر میں یہ حادثات رونما ہو چکے ہیں جن میں بے شمار جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔کچھ حادثات میں تو پوری کی پوری فیملیز لقمہ اجل بن چکی ہیں لیکن آج تک اس طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی تاکہ ایسے ہولناک حادثات کی روک تھام ہو سکے۔حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب تک متعلقہ ڈیپارٹمنٹ چیک کر کے سرٹیفکیٹ جاری نہ کرے اس وقت تک کوئی گاڑی روڈ پر بھی نہ آئے لیکن متعلقہ محکموں کی ملی بھگت اور جیبیں گرم کر لینے کی وجہ سے ان گاڑیوں کو بغیر چیک کئے سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیئے جاتے ہیں اور یہ روڈز پر بھی دوڑ رہی ہوتی ہیں۔دوسرے لفظوں میں ان گاڑیوں کو متعلقہ محکمے قتل کا لائسنس دے دیتے ہیں جس وجہ سے یہ بلا خوف و خطر لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔یہ واقعہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے پنجاب بھر کی عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ویگن نمبر 135/7 LOT مورخہ 14-10-30 کو بوقت ساڑھے چھ بجے شام فیصل آباد سے چنیوٹ آرہی تھی۔جب مذکورہ ویگن بائی پاس فیصل آباد روڈ نزد اقبال رائس ملز پہنچی تو ویگن کے اندر اچانک آگ بھڑک اٹھی۔حادثہ کے فوری بعد امدادی ٹیمیں بشمول ٹریفک پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اسی وقت موٹر وہیکل ایگزامینر چنیوٹ نے گاڑی کا معائنہ کیا۔جس کی رپورٹ کے مطابق گاڑی کے اندر آگ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی،جبکہ گاڑی کے دو عدد سی این جی سلنڈر محفوظ حالت میں پائے گئے۔گاڑی کے اندر کوئی ایل پی جی سلنڈر نصب نہ تھا۔گاڑی میں سوار مسافر خرم ولد محمد نواز کے بیان کے مطابق وہ گاڑی کی آخری سیٹ پر بیٹھا تھا جب گاڑی جائے حادثہ کے نزدیک پہنچی تو ڈرائیور کی سیٹ کے پاس ڈیش بورڈ پر موجود سرکٹ میں آگ لگ گئی۔گاڑی کے حادثہ کے نتیجہ میں دو مسافر جو کہ بروقت نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکے موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ تیسرا مسافر الائیڈ ہسپتال جا کر جاں بحق ہوا اور گیارہ مسافروں کو مختلف نوعیت کے زخم آئے۔مزید یہ کہ ٹریفک پولیس ریجن فیصل آباد کی طرف سے رواں سال میں دوران چیکنگ ناقص سلنڈر والی گاڑیاں غیر قانونی،غیر معیاری سلنڈر،ناقص فٹنگ،مقرر کی ہوئی تعداد سے زیادہ سلنڈر اور مقرر شدہ جگہ پر سلنڈر کی فٹنگ نہ ہونے والی 842 گاڑیاں unfit vehicles جن کی تعداد 2320 تھی،غیر معیاری اور غیر قانونی

ایل پی جی اور سی این جی سلنڈر والی 694 گاڑیوں کے لائسنس معطل کئے گئے،اس کے علاوہ 430 روٹ پرمٹ منسوخ کئے گئے۔اس کے علاوہ 106 مقدمات 279 ت پ کے تحت درج کر کے کارروائی کی گئی ہے۔کمرشل گاڑیوں میں سی این جی سلنڈر پھٹنے کے واقعات کے سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی ایک کیس نمبر 20107-G/2013 جو کہ گجرات کی سکول وین میں گیس کا سلنڈر پھٹنے اور آگ لگنے کی وجہ سے رونما ہوا تھا،اس سلسلے میں واضح ہدایات اور احکامات جاری کئے گئے۔علاوہ ازیں ایک دوسری Writ Petition میں بھی جناب چیف جسٹس آف پاکستان کے احکامات کی ہدایات کی روشنی میں سی این جی سلنڈر پھٹنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روک تھام کے لئے آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی نے مورخہ 13-09-26 کو گاڑیوں میں سی این جی سلنڈر لگانے کے لئے ایک SOB جاری کیا ہے،جس پر عملدرآمد کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے Provincial Authority Lahore نے بحوالہ چٹھی نمبر 2013 مورخہ 13-09-30 ہدایات جاری کی ہیں جس پر عملدرآمد کروایا جارہا ہے۔اس کے علاوہ تمام ٹریفک پولیس کے افسران ان احکامات پر عملدرآمد کروانے کے لئے مستعدی سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار سردار شہاب الدین خان،قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1102/14 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں بھاری فیسیں وصول کرنے کے باوجود معیاری تعلیم اور مناسب سہولتوں کا فقدان

محترمہ حنا پرویز بٹ:میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں بے شمار پرائیویٹ ایجوکیشنل ادارے پرائمری سے لے کر ایم بی بی ایس تک تعلیم دے رہے ہیں لیکن ان کو کوئی regulate کرنے والا نہیں ہے تاکہ ان کی ایجوکیشن کا معیار،ان کی فکلٹیز چیک کرنے کے علاوہ جو یہ فیسیں وصول کرتے ہیں انہیں monitor کیا جا سکے۔آج کل یہ سب سے زیادہ منافع بخش کاروبار بن چکا ہے لیکن سوائے چند ایک اداروں کے باقی سب کے سب بالکل نام نہاد اور sub

standard ہیں لیکن ان کی فیسوں کا ریٹ آسمانوں کو چھو رہا ہے اور یہ دونوں ہاتھوں سے عوام کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ان اداروں کے پاس proper بلڈنگز ہیں، qualified staff ہے اور نہ ہی دیگر سہولتیں بچوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر ایسے ادارے ہیں جن میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کراتے ہیں اور اپنا پیٹ کاٹ کر فیسیں ادا کرتے ہیں لیکن یہ ادارے بچوں کو جو تعلیم دیتے ہیں وہ اس قابل نہیں ہو پاتے کہ کسی بھی job کے لئے compete کر کے اپنے والدین کے ارمان پورے کر سکیں بلکہ آخر پر یہ پتا لگتا ہے کہ ایک پڑھا لکھا معاشرہ پیدا کرنے کی بجائے یہ ادارے ایک بے کار ہجوم پیدا کر رہے ہیں جس سے ایک طرف تو لاکھوں بچوں کا مستقبل تباہ ہو رہا ہے اور دوسری طرف ان کے غریب والدین کا سارا پیسا برباد ہو رہا ہے۔ پنجاب میں جو پرائیویٹ میڈیکل کالج بنے ہوئے ہیں وہ 60 لاکھ روپے سے لے کر 90 لاکھ روپے تک ایک طالب علم سے وصول کر رہے ہیں لیکن حال یہ ہے کہ تمام پرائیویٹ کالجوں میں ڈاکٹری کی تعلیم دینے کے لئے کوئی proper سہولت میسر نہ ہے حتیٰ کہ جب وہ ان اداروں سے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں کہیں House Job بھی نہیں مل سکتی اور وہ بے چارے اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ میڈیکل کی job حاصل کرنے کے لئے compete بھی کر سکیں اس طرح ان سب بچوں کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے۔ ویسے بھی جتنے پیسے پرائیویٹ میڈیکل کالجز لے رہے ہیں اگر قسمت کی دیوی مہربان ہو اور یہاں سے فارغ التحصیل کسی ڈاکٹر کو job مل بھی جائے تو وہ ساری زندگی اتنے پیسے نہیں کما سکتا۔ یہ سلسلہ ہم سب کے سامنے ایک عرصے سے چل رہا ہے اور آئے دن اس میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن آج تک کسی بھی متعلقہ ادارے نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی تاکہ ان بے چاروں کو ایک معیاری تعلیم مناسب فیس پر میسر آ سکے۔ اس سے پنجاب بھر میں بچوں اور ان کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک دو حصوں پر مشتمل ہے ایک میں پرائیویٹ نجی سکولوں کا ذکر ہے، دوسرا حصہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے متعلق ہے۔ جہاں تک سکولوں کا تعلق ہے حکومت پنجاب نجی سکولوں کے حالات سے بخوبی واقف ہے اور اس بات کے لئے کوشاں ہے کہ نجی سکولوں کو ایک باقاعدہ اور مربوط پالیسی کے دائرہ اختیار میں لایا جائے تاکہ نجی سکول فیسوں میں من مانے انداز میں اضافہ نہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ ان سکولوں کو

کوالیفائیڈ سٹاف رکھنے کا پابند کیا جائے تاکہ مناسب فیسوں میں والدین اپنے بچوں کو نجی سکولوں سے معیاری تعلیم دلوا سکیں۔اس وقت پنجاب میں تعلیم کے فروغ کے لئے دی پنجاب فری اینڈ کمپلسری ایجوکیشن ایکٹ 2014 نافذالعمل ہے اور پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن قائم کرنے کے لئے قانون سازی کا عمل جاری ہے۔اس کمیشن کے باقاعدہ قیام سے نجی سکولوں کے تمام معاملات بشمول معقول فیس اور معیاری تعلیم جیسے معاملات منظم انداز میں چل پائیں گے۔

جناب سپیکر!جہاں تک میڈیکل کالجوں کا تعلق ہے اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ صحت نے فنی تعلیم کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھتے ہوئے پنجاب بھر میں میڈیکل کالجوں کا اجراء کیا ہے جن میں انتہائی تربیت یافتہ اساتذہ طلباء کو میڈیکل کی تعلیم دے رہے ہیں۔ پنجاب کے سرکاری میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء دنیا بھر میں اپنی پیشہ ورانہ قابلیت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔مزید برآں حکومت پنجاب ان میڈیکل کالجوں میں بہت مناسب فیس وصول کرتی ہے جو کہ صرف 1800 روپے ہے لیکن تعلیمی معیار بہت بہتر اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہے۔جہاں تک پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کے قیام اور ان کے معیار کا تعلق ہے پنجاب حکومت ہمیشہ سے ایسا گھٹیا معیار رکھنے والے میڈیکل کالجوں کے قیام کی مخالف رہی ہے اور بارہا وفاقی حکومت سے ایسے میڈیکل کالجوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرتی رہتی ہے چونکہ یہ پرائیویٹ میڈیکل کالج وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہیں ان میں پڑھنے والے طلباء کی فیس کا تعین بھی وفاقی حکومت ہی کرتی ہے لہذا اس ضمن میں پنجاب حکومت کی طرف سے سردست کوئی رائے دینا مناسب نہیں ہے۔جہاں تک پرائیویٹ میڈیکل کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کو House Job دینے کا معاملہ ہے پنجاب حکومت نے پہلے ہی ان طلباء کو ایک سالہ House Job کے لئے اپنی پالیسی نرم کرتے ہوئے مشروط طور پر اس کی اجازت دے رکھی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو جواب آیا ہے ٹھیک ہے اس میں کچھ شکایات ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جنہیں seriously take up کرنے کی ضرورت ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب بچے باہر چلے جاتے ہیں چائنا اور دوسرے ممالک سے میڈیکل کی تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں تو انہیں یہاں امتحان دینا ہوتا ہے اور PMDC میں بھی

کرپشن کا پورا سمندر ہے وہ لاکھوں روپے لے کر امتحان میں پاس کرنے کے بعد اسے House Job allow کرتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب بچہ یہاں سے جاتا ہے تو گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہونی چاہئے لیکن جب وہ وہاں سے آگیا تو ہر ایک کو House Job کی اجازت ہونی چاہئے تاکہ وہ اس میں ٹریننگ حاصل کر لیں۔

جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ کل محکمہ ہیلتھ پر سوالات تھے اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف نے admit کیا کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور جو کہ میڈیکل کالجز کے اندر prime institution ہے اس کو PMDC کا notice آیا ہوا ہے کہ فیکلٹی پوری نہیں ہے اور پارلیمانی سیکرٹری موصوف فرمارہے ہیں کہ ٹرینڈ سٹاف موجود ہے اور ڈاکٹر ان کی بہت بھرپور طریقے سے ٹریننگ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو بھی آپ کے دوست احباب ملے ہوں گے اور تجربہ ہوگا کہ جب بچہ پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں فرسٹ ائر کے داخلے کے لئے جاتا ہے تو وہ لاکھوں روپے داخلہ فیس لیتے ہیں اور پندرہ سے پچیس لاکھ روپے underhand اس کی donation لیتے ہیں۔ اس کا سب کو تجربہ ہے یہ جو اندھیر نگری ہے اس بارے میں بات ہونی چاہئے آپ کا حکم سر آنکھوں پر، آپ اتھارٹی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث ہونی چاہئے، یہ ایوان کی property ہے عوام ان مسائل کو face کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو کس نے redress کرنا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری گزارش ہے کہ سپیکر صاحب نے ہیلتھ پر بحث کے لئے date fix کر دی تھی آپ اس دن یہ point لازمی raise کیجئے گا اس دن وزیر صحت یہاں پر موجود ہوں گے اور وہ اس کا جواب دیں گے۔ اب آپ کی ہی تحریک التوائے کار نمبر 14/1103 ہے۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا طلباء سے سرٹیفکیٹ کے نام سے کروڑوں روپے بٹورنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے چار پانچ سال قبل طلباء کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور سے امتحانی فیس سے استثنیٰ دے دیا تھا۔ اب طلباء سے فیس تو نہیں لی جاتی لیکن بورڈ

انتظامیہ امتحان میں کامیاب ہونے والے بچوں سے سرٹیفکیٹ فیس کے نام پر یعنی انہوں نے کاغذ کا ایک پُرزہ دینا ہوتا ہے اس پر وہ -/550 روپے وصول کرتی ہے۔ حقیقتاً اس طرح سے بورڈ انتظامیہ نے صوبائی حکومت کے اس فیصلے کو بے اثر کر دیا ہے جس کے ذریعے طلباء کو فیس سے استثنیٰ دیا گیا۔ بورڈ انتظامیہ کے لئے یہ مناسب نہیں۔ حکومت کو سرٹیفکیٹ فیس کے نام پر وصول کی جانے والی اس فیس کا نوٹس لینا چاہئے اور اس کو ختم کرنا چاہئے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1105/14 بھی آپ کی ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ کی فیس میں بے جا اضافہ کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری سکول ایجوکیشن لاہور نے چند ماہ قبل امتحانی جوابی کاپیوں کی ری چیکنگ فیس -/700 روپے سے بڑھا کر -/1000 روپے کر دی ہے جبکہ درخواست فارم کی قیمت الگ سے وصول کی جاتی ہے۔ پیپر مارکنگ کے دوران ہونے والی اس بے ضابطگی کا ازالہ تو خود بورڈ کو کرنا چاہئے اور اس کا بوجھ طلباء پر نہیں ڈالنا چاہئے۔ یہ فیس امتحانی کاپیوں کی ری چیکنگ کرانے والے طلباء پر اضافی بوجھ ہے جو بورڈ کی طرف سے ڈالا گیا ہے بورڈ کو اسے واپس لینا چاہئے یا کم از کم اتنا کم ہونا چاہئے کہ آسانی سے ادا کیا جا سکے اور اس کا طریق کار بھی آسان کر دینا چاہئے تاکہ طلباء اور ان کے والدین کو اس ضمن میں پریشانی نہ اٹھانا پڑے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ نے تو امتحانی فیس معاف کر دی لیکن بورڈ نے یہ چور دروازے نکال لئے۔ ان کی کمیٹی اتنی بااختیار ہے کہ وہ جو مرضی فیصلے کرتی ہے، بورڈ کے چیئرمین اپنی مرضی سے فیصلے کرتے ہیں وہاں ایک سرٹیفکیٹ دینے کے -/550روپے اب یہ -/700روپے سے بڑھاکر -/1000روپے کر دیئے ہیں۔ میں نے جاکر ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے یہ کہہ کر سیاسی edge حاصل کر لیا ہے کہ امتحانی فیسیں معاف ہیں لیکن ہم نے خرچے کہاں سے پورے کرنے ہیں۔ وہ اپنی من مانی کر رہے ہیں انہیں چیک کرنے والا کون ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا بھی جواب موصول نہیں ہوا لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ان دونوں تحاریک التوائے کار کا next week میں in detail جواب دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ

جناب قائم مقام سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے، تیسری تحریک التوائے کار بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1114/14 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے یہ تحریک التوائے کار بھی pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1115/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔

پنجاب میں ہیپاٹائٹس کو کنٹرول کرنے کے انجکشن کی کمی

محترمہ خدیجہ عمر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "جہاں" پاکستان فورم کے مورخہ 6۔ نومبر 2014 کی خبر کے مطابق رواں سال ہیپاٹائٹس کے انٹرفیرون ٹیکے نہ ہونے کے باعث ہزاروں مریض موت کے منہ میں چلے جائیں گے۔ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام

پنجاب نے رواں سال ایسے مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون خریدنے کا ارادہ کیا تھا جس کی انٹرفیرون یعنی چھوٹے ٹیکوں سے ہیپاٹائٹس کی شکایت دور نہیں ہوتی تھی۔ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے ساڑھے نو کروڑ روپے کے پیگ انٹرفیرون خریدنے کے لئے ٹینڈرز کے ذریعے فرموں کو رجسٹرڈ کیا تو سابق سیکرٹری پرچیز اظہر علی خان نے شک کا اظہار کرتے ہوئے فرموں کی prequalification کرانے کا مشورہ دیا تاکہ نئی فرموں کو بھی موقع دیا جائے جس کے بعد پہلے سے طے شدہ فرموں کو منسوخ کر دیا گیا۔اب پیگ انٹرفیرون کی خریداری خطرے میں ہے جس سے 21 کروڑ کے علاوہ پنجاب بھر میں بڑے ٹیکوں کے منتظر پچاس ہزار کے قریب مریض بیماری میں شدت آنے کے باعث موت کے دہانے تک پہنچ چکے ہیں۔اگر رواں سال ٹیکے جاری نہ کئے گئے تو یہ مریض یکے بعد دیگرے موت کے منہ میں جانا شروع ہو جائیں گے۔اس سے قبل پیگ انٹرفیرون خریدنے کی ذمہ داری ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام ڈی جی ہیلتھ آفس کی تھی مگر ٹیکوں کی خریداری پر دسترس نہ ہونے کی وجہ سے سیکرٹریٹ نے یہ ذمہ داری خود لے لی تھی مگر ابھی تک سیکرٹری صحت پنجاب بھی پیگ انٹرفیرون خریدنے میں ناکام رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ، جناب سپیکر!اس ضمن میں عرض ہے کہ ہیپاٹائٹس ایک chronic بیماری ہے۔۔۔(شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: Order in the House ان کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جس کے جگر پر اثرات ہوتے ہوئے پندرہ سے بیس سال لگتے ہیں، ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام پنجاب کے بجٹ کے مطابق پنجاب بھر میں تمام ٹیچنگ اور ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کے علاج کے لئے انٹرفیرون کے 72 ٹیکوں اور resistant کے حامل مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون کے 48 ٹیکوں کا مکمل کورس اضافی طور پر فراہم کرتا ہے چونکہ ہر ہسپتال کو بنیادی طور پر ہیپاٹائٹس کے ٹیکے اپنے بجٹ میں سے خریدنے ہوتے ہیں، 14-2013 میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے تحت 20 ہزار مریضوں کے لئے مکمل کورس کے ٹیکے خرید کر تمام ہسپتالوں میں فراہم کئے گئے۔ پروگرام کے پاس ابھی بھی مریضوں کو فراہم کرنے کے لئے ٹیکوں کا کورس موجود ہے اور ان میں سے ضرورت کی بنیاد پر ہسپتالوں کو ٹیکوں کی

فراہمی کی جا رہی ہے۔ مالی سال15-2014 میں ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام نے محکمہ صحت میں 30 مریضوں کو انٹرفیرون جبکہ 952 مریضوں کے لئے پیگ انٹرفیرون کے ٹیکوں کے مکمل کورس کی خریداری کے لئے indent جمع کرایا ہے۔اس کے بعد محکمہ صحت نے Punjab Procurement Rule,2014 کے عین مطابق ان ٹیکوں کے مکمل کورس کی خریداری کی غرض سے contractor and supplier فرموں کی prequalification کے لئے 5۔اکتوبر 2014 کو قومی اخبارات میں اشتہارات دیئے تھے اور 7۔نومبر 2014 کو دلچسپی رکھنے والی فرموں سے prequalification کی درخواستیں وصول کر لی ہیں۔ان موصول شدہ درخواستوں پر Prequalification Committee انتہائی تیزی سے کام جاری رکھے ہوئے ہے جیسے ہی یہ عمل مکمل ہو گا تو تمام prequalified فرموں کو ٹینڈر میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے گی۔Interferon and Peginterferon کے ٹیکوں کی خریداری کا عمل انتہائی تیزی کے ساتھ جنگی بنیادوں پر مکمل کر لیا جائے گا۔قوی امید ہے کہ خریداری کا یہ عمل جنوری 2015 میں مکمل کر لیا جائے گا اور تمام ہسپتالوں میں Interferon and Peginterferon کے ٹیکوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب تفصیل کے ساتھ آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کو علم ہے کہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں بحث نہیں کرنا چاہتی۔یہ انسانی صحت سے related issue ہے اور میں اسی حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ "ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ جنوری 2015 میں Interferon injection ہسپتالوں میں فراہم کر دیئے جائیں" میں یہ عرض کرتی ہوں کہ مریض تو انتظار نہیں کریں گے۔یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ پہلے سے ہسپتالوں میں یہ انجکشن مہیا کئے جائیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کیونکہ میں ایک مریض کو ہسپتال لے کر گئی

اور بروقت انجکشن نہ ملنے کی وجہ سے وہ expire ہو گیا۔ ہماری حکومت انسانی جانوں کی قدر اور اہمیت کو سمجھے اور ایسی چیزوں کو priority دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون کی طرف سے یہ اطلاع آئی ہے کہ اگلے ہفتے گنّا، زراعت اور محکمہ صحت پر اسمبلی میں بحث ہو گی جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہیں وہ لے سکتے ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ کورم پورا نہیں ہے، پہلے کورم پورا کیا جائے اور اس کے بعد سرکاری کارروائی شروع کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)
کورم پورا نہ ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (دوبارہ گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

کیا کوئی معزز ممبر موجود ہے۔۔۔؟ کوئی نہیں تو اس کو withdraw تصور کیا جاتا ہے۔

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Explosives (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014

MR ACTING SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Vickas Hasan Mokal, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Dr Syed Waseem Akhtar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th January 2015."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15 January 2015."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ کی amendment, time barred ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ننھی مُنی سی اپوزیشن رہ گئی ہے جو آگے پیچھے ہو جاتی ہے تو مجھے اس amendment پر بولنے کا موقع دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اپوزیشن ننھی مُنی نہیں ہوتی۔

The amendment is deemed to be taken as withdrawn and ruled out of order.

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-Ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 11۔دسمبر 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔